کلامِ جوانسال
ترتیب و ترجمہ
پروفیسر عزیز بگٹی
مقتدرہ قومی زبان ☆ پاکستان
۲۰۱۰ء

سلسلہ مطبوعات مقتدرہ: ۵۲۰

عالمی معیاری کتاب نمبر ۰-۲۶۷-۴۷۴-۹۶۹-۹۷۸ ISBN

☆

طبع اوّل ۲۰۱۲ء

برقی طبع اول ۲۰۱۳ء

اہتمام .... تنویر فاطمہ، ریحانہ گل

(معاون افسر اطلاعیات، ادارہ فروغ قومی زبان)

طابع .... شعبہ اطلاعیات، ادارہ فروغ قومی زبان (مقتدرہ قومی زبان)، اسلام آباد

کمپوزنگ .... محمد ضیاء

ترتیب و صفحہ بندی .... منظور احمد

پروف خوان .... حاجی غلام مہدی

اہتمام طباعت .... تجمل شاہ

سرورق .... اشفاق احمد

ناشر .... ڈاکٹر انوار احمد

صدر نشین

مقتدرہ قومی زبان، ایوانِ اُردو،

پطرس بخاری روڈ، ایچ۔ ۸/۴،

اسلام آباد، پاکستان۔

فون: ۰۵۱-۹۲۵۰۳۰۸

ای میل: nlapak@apollo.net.pk

ahmadanwaar49@yahoo.com

پیش لفظ

بلوچی زبان وادب کی تاریخ کو بلوچستان کی قومی جمہوری تحریک سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاتا اور سبھی جانتے ہیں کہ قومی جمہوری تحریکوں سے وابستہ افراد کے لیے آزمائشوں میں کبھی کمی نہیں آنے دی گئی،اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ پاکستان سٹڈیز یا مطالعہ پاکستان کے نصاب میں سرزمین پاکستان کے ثقافتی محسنوں کے ذکر سے گریز کیا گیا۔ یوں ہماری اجتماعی ثقافتی یادداشت میں کچھ کھانچے رہ گئے،انسان دوست،خدامست لوگوں کے قافلے اس سرزمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچے،جن کے طفیل یہاں علم وآگہی کے چراغ تو جلے،مگر خود ہم نے روشنی سے استفادہ کے لیے اپنے پیمانے اور ترجیحات بنالیں۔ ایسے میں بلوچستان میں گل خاں نصیر،عطاشاد اور پھر شاہ محمد مری نے اپنی سرزمین سے نمودار ہونے والے عشاق کے قافلے بڑی سرشاری کے ساتھ دریافت کیے اور پھر ان کی اس علمی مہم جوئی میں عزیز بگٹی بھی شامل ہو گئے۔

مجھے خوشی ہے کہ مقتدرہ قومی زبان،پاکستان کے ایک محنت کش تخلیق کار جوانسال کے اس کلام کو شائع کر رہا ہے،جو عزیز بگٹی نے ترتیب دیا اور میں ترجمہ بھی کیا،میرے پیش رو جناب افتخار عارف نے اس علمی اس عملی منصوبے کی منظوری دی اور جناب عبد الرحمن اور ان کے مستعد رفقا نے اسے حقیقت بنایا،مجھے یقین ہے کہ مقتدرہ قومی زبان کو اپنے آئندہ اشاعتی پروگراموں میں پاکستان بھر کے روشن خیال عالموں کی اعانت حاصل ہو گی بلکہ ایسی مطبوعات کو خرید کر پڑھنے اور ایسی کتب کو بطور تحفہ دینے والے سرگرم قارئین بھی میسر آئیں گے۔

ڈاکٹر انوار احمد

فہرست

☆☆☆☆

مختصر تعارف

فصل بزگر اٹھا کر لے گئے

بکھرے پڑے دانے خواتین نے سمیٹ لیے

فقرا نے اپنے کاسے بھر لیے

جو دانہ دنکا باقی بچا

اس سے ہم شاعر بنے

(جوانسال)

جوانسال نے اپنی شاعری کو ایسی ہی تشبیہ دی لیکن وہ شاید اس حقیقت سے آگاہ نہ تھا کہ وہ بلوچی زبان کا محض خوشہ چین شاعر ہی نہیں بلکہ سب سے بڑا مذہبی شاعر کہلائے گا اور آج پوری بلوچ قوم اُسے اسی حوالے سے جانتی ہے۔

بلوچی شاعری کا بڑا حصہ بلوچوں کی تاریخ کے بارے میں ہے یا رزمیہ عشقیہ شاعری ہے۔ میر چاکر سے لے کر جام درک اور میر گل خان نصیر سے لے کر عطاشاد تک، لیکن دیگر زبانوں کی شاعری کی طرح بلوچی شاعری میں بھی رزم و بزم ساتھ ساتھ ہی نظر آئے ہیں۔ یہاں بالاچ اگر عزم و رزم کا شاعر ہے تو جام درک چاند کی نکھری چاندنی، زلفوں کی بکھری خوشبوؤں، چشموں کی جھرنوں اور ستاروں کی جھلملاتی روشنیوں کا شاعر ہے۔ یہاں ایک ہی قبیلے میں دو ایسے شاعر ہو گزرے ہیں کہ ایک تو امن و شانتی کو قوموں کے لیے ویرانی اور تباہی کا نام دیتا ہے جبکہ دوسرا جنگوں کو غم و آلام کا باعث قرار دیتا ہے۔

رحم علی مری اگر کہتا ہے کہ :

سیث گوں شکلیں جنگ آناں

ھیر آنی تمن ویرانی آں

کامرانیاں اور شادیانے جنگوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ امن تو قوموں کو برباد کردیتا ہے۔ اس قبیلے کے ایک اور شاعر مست توکلی کے مطابق :

جواں نیاں جنگ آنی بذیں بولی

کھے ورھی دوستین مڑدم آں رولی

"جنگوں کی بُری باتیں اچھی نہیں ہوتیں۔ کون اپنے دوست احباب کو روتے دیکھنا پسند کرتا ہے۔"

بلوچی شاعری میں گاہے گاہے مذہبی تذکرے ضرور آتے ہیں جس طرح بیورغ اور مرید کہیں کہیں حمد ثناء کہتے ہیں۔ اسی طرح ملا فاضل کا نام ہے۔

بیسویں صدی میں البتہ دو ایسے بلوچ شاعر گزرے ہیں جنھیں مذہبی شاعری کے حوالے سے بہت شہرت ملی ان میں سے ایک کا نام مست توکلی جبکہ دوسرا جوانسال ہے۔

توکلی کا تعلق مری قبیلے کے شیرانی فرقے سے تھا۔ ایک دفعہ دوران سفر اس کی نگاہ سمّو نامی خاتون پر پڑی تو وہ اُسی کا ہو کر رہ گیا حالانکہ سمّو شادی شدہ خاتون تھی۔ توکلی کا عشق کچھ ایسا تھا کہ وہ بس اس میں کھو کر رہ گیا۔ سمّو کا مست آج وہ اسی نام سے مشہور ہے۔ اس کا مقبرہ کوہلو کے قریب واقع ہے اور زائرین کا مرکز ہے۔ مست کی شاعری سمّو کے ارد گرد جذب و مستی کی کیفیات میں ہو کر معرفت کی حدود میں داخل ہو گیا۔ اس کے اپنے مطابق :

''میں پیر محبوب شاہ کے روضے پر مہمان ٹھہرا۔ میں پیر کا مہمان۔ وہ مجھے دودھ و شکر عطا کرے گا۔ میں راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا کہ مالکان کامل نے میری رہنمائی کی۔

کرمو کے بیٹے درک اور شہہ مرید نے گنج گراں مایہ بخشا۔ اولیاؤں میں سے پیر سُہریؒ اور لعل شہبازؒ نے مجھے کرامت بخشی۔ ملتان کے تمام اولیا کرام غوث بہاؤالحقؒ میرے پشت پناہ ہیں شاہ شمس تبریزؒ ہمارا وارث ہے اور وہ ہماری مدد کو آئے گا۔ سمّو کے فراق کے غم چین سے رہنے نہیں دیتے۔ یہیں سخی سرورؒ کے دربار میں فریاد لے کر جاؤں گا۔''

(مٹھاخان مری، سمو بیلی مست، صفحہ نمبر ۱۶، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ)

اس سب کے باوجود وہ کبھی بھی سمّو کو بھلا نہ سکا۔ اس کی معرفت کا ذریعہ وہی تھی۔

کنجری یانی چیار شفی لیواں

ماسملے عہداں نہ بھوریناں

پشت جنوں دروہانی دنیائی ئَ

بیا گروں او ییتا خدائی ئَ

....

فاحشہ عورتوں کی چار رات صحبت کی خاطر

میں سمل سے کیے اپنے عہد و پیمان نہیں توڑ سکتا

آؤ اس جھوٹی دنیا کو ترک کرکے

راہ حق اختیار کر لیں

دوسری جانب جوانسال صرف اور صرف دینی شاعر ہے۔اس کے ہاں اللہ اور اس کے رسولؐ کا ذکر ہے یا پھر اخلاقیات کا۔ جوانسال بگٹی قبیلے کی ہیرخوانی فرقے میں اُنیسویں صدی کے اسی ۸۰ کی دہائی میں پیدا ہوا۔ اپنی یادداشت کی بنیاد پر اس نے اپنے سن پیدائش ۱۸۸۵/۸۶ئ بتایا تھا۔ وہ بگٹی کے علاقے کے پٹ سے ملحق کھٹن میں پیدا ہوا، اس کا تعلق انتہائی غریب گھرانے سے تھا۔ گزر بسر کے لیے اس نے بز گری کی تو چرواہا بھی بنا۔ اپنی اس کیفیت کو وہ کچھ یوں بیان کرتا ہے:

بز گری نے بہت تنگ کیا تو مالداری کا خیال آیا لیکن بکریوں کی نگاہ داری بھی ایک عذاب سے کم نہیں۔

اس کا والد تھنگئ (نور محمد) بھی ایک اچھا شاعر تھا۔ اسی طرح اس کا چچا بھی شعر کہتا تھا۔ گویا شاعری اسے ورثے میں ملی تھی۔ وہ محفلوں میں چھوٹے چھوٹے ٹپے کہا کرتا تھا۔ اس کی ابتدائی شاعری میں اکثر مزاحیہ رنگ ہوتا تھا۔ جب وہ بز گری کرتا تھا تو اس کے بیل جوڑے میں سے ایک جس کا نام اس نے بھورا رکھا تھا، ہمت اور کام والا تھا جبکہ دوسرے کا نام کورو یعنی کام چور تھا۔ ان کے بارے میں وہ کہتا ہے:

بھورا مزارے پر کو فغ ئ

کورو ئ لوٹی باز چوگِ ئ

بھورا شیروں کی طرح ہے جبکہ کورو چابک کا یار ہے اس کو زبردستی ہانکنا پڑتا ہے۔

جوانسال جب دینی شاعری کی جانب راغب ہوا تو اسی راستے کا مسافر بن کر رہ گیا۔ اللہ، رسولؐ اور ان کے بتائے ہوئے راستوں کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ ان پر چلنے کی تلقین بھی کی اور اُسے راہ نجات بتایا۔ وہ کہتا ہے:

اللہ اللہ تئ امن

(تئ) اکبری نامیں مزن

لا شریک ولا طمن

لا مکان وبے وطن

تو بے مثال و بے بدن

کس نیشہ تئ حسن

تئ قدر تاں گلیں چمن

اللہ تعالٰی سارے جہاں کا نگہبان ہے۔ تیرا نام سب سے بلند و بالا ہے تو لاشریک اور بے پروا ہے تو زمان و مکان سے بالاتر ہے۔ تو خود ہی اپنی مثال ہے۔ کسی نے تجھے دنیاوی آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن تو ہر سمت جلوہ گر ہے۔

جوانسال پیغمبر رحمتؐ کا ذکر انتہائی محبت اور عقیدت کے ساتھ کرتا ہے اور اس کا امتی ہونے پر فخر کرتا ہے اور اسی کی شفاعت کا طلب گار نظر آتا ہے۔

محمد رسول اللہ آ جاؤ

ہم سب کی شفاعت فرماؤ

اتنا تو یقین ہے مجھے

گناہگار ہوں پھر بھی تیرا ہوں

امتی تو آخر تیرا ہی ہوں

محمدؐ ہمارا نگہبان ہے

دنیا کا نگران مظہر شان ہے

ازل سے میرِ دیوان ہے

پل صراط سے گزار جاؤ

اے رسول خدا آ جاؤ

اللہ اور رسولؐ کے ذکر کے بعد پھر وہ قرآن مجید میں بتلائے ہوئے راستوں پر چلنے کی تلقین کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان ہی راہوں پر چلنے میں انسانوں کی نجات ہے اور اسی کا نام مسلمانی ہے۔

جوانسال جس دور میں گزرا ہے وہ جدیدیت کا دور تھا اور اس دور میں تمام تر بُرائیوں، بے ہودگیوں اور فیشن کا اس نے خود مشاہدہ کیا۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنی زندگی ہی میں حیا کا آسروخ دیا تھا۔ آسروخ بلوچ معاشرے میں بڑی خیرات ہے جو اپنے کسی عزیز خویش کی رحلت کے بعد کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب مرحوم اپنی تمام تر یادوں کے ساتھ قصہ ماضی بن چکا ہے۔ جوانسال کے لیے گویا حیا اور حیاداری اب ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی تھی وہ اس ضمن میں کہتا ہے:

حیا بہت نحیف اور کمزور ہے

بے حیائی تنومند اور زور آور ہے

درخت کی طرح اس سے شاخیں نکلیں

درندے کی طرح پڑا ہوا ہے

نالیوں میں جگہ بنالی ہے

اس صوفی اور درویش شاعر کی شاعری میں نجات صرف پیغمبر کی پیروی میں ہے وہ مدینہ منورہ جانے اور نبی کریمؐ کی زیارت کا طلب گار رہتا ہے۔

مجھے کچھ یاد ہے کہ جب ہم کندھکوٹ کے قریب جعفرآباد میں اپنے گوٹھ میں رہتے تھے جو کھٹن کے نزدیک تھا تو جوانسال اکثر و بیشتر میرے والد صاحب کے اوطاق میں آتا اور رات گئے تک وہاں شاعری کی محفل جمی رہتی۔ میں اس وقت تک شعوری زندگی کو نہیں پہنچا تھا لیکن اس کی صورت اب تک میرے ذہن کے ایک حصے میں نقش ہے۔

جوانسال کی شہرت اس کی زندگی ہی میں ہر طرف پھیل چکی تھی۔ ایک مرتبہ جب وہ علاج معالجے کے لیے کوئٹہ آئے تو نواب اکبر خان بگٹی کے مطابق شہزادہ عبدالکریم بلوچ کی خواہش و دعوت پر وہ اُسے گھر لے گیا۔ شہزادہ صاحب ایک طویل عرصہ جیل میں گزارنے کے بعد رہا ہوئے تھے۔ اُنھوں نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ جوانسال کو اپنے پاس بٹھایا اور اس کے اشعار سننے لگے۔ شہزادہ صاحب ایک قوم پرست اور کامریڈ بلوچ تھا۔ اس نے جب مذہبی پند و نصائح کی بوچھاڑ سنی تو کچھ اشعار سننے کے بعد اس نے نہایت احترام کے ساتھ جوانسال سے مصافحہ کرتے ہوئے رخصت کیا۔

اسی عرصے کے دوران کوئٹہ کی محفل میں اس نے چند بلوچ نوجوانوں کو دیکھا جو پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے۔ اس پر جوانسال اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکا۔

’’ میں نے یہ منظر بھی دیکھا کہ کچھ لوگ سر برہنہ اور سرکاری لباس (کوٹ پتلون) پہنے ہوئے تھے۔ عقل و حواس چھوڑ کر بالکل مدہوش تھے۔‘‘

جوانسال کو شاید یہ پتا نہ تھا کہ اس کی آئندہ نسل یہی کچھ بننے والی تھی۔ آج آخر کون بلوچ نوجوان چالیس میٹر کی پگڑی اور شلوار پہن سکتا ہے۔ وہ اگر اس وقت یہ دیکھتا کہ کوئٹہ کی سڑکوں پر بلوچی شلوار پہنے بلوچ نوجوانوں کو ایف، سی کے سپاہی پکڑ پکڑ کر ان کی شلواریں قینچی سے کاٹ دیتے ہیں تو اسی وقت اپنی بلوچی شلوار اُتار کر ایک چڈی پہن لیتے اور بلوچوں کو یہی تلقین کرتے اور یہ مصرعہ گنگناتے :

رہا کھٹکا نہ قینچی کا

دعا دیتا ہوں ایف، سی کو

اپنے دور کے نوجوان کے تذکرے کا یہ دلچسپ انداز بھی ملاحظہ ہو۔

بہادر مرد ناپید ہو گئے اور ان کا وجود ہی تقریباً ختم ہو گیا۔ مائیں خوش ہیں کہ ان کی اولاد جوان ہو گئی ہے۔ اے پیغمبرؐ اُن کو ہدایت دے۔

جوانسال دنیا کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بخششوں اور نبی اکرمؐ کی رحمتوں اور شفاعت کا طالب رہا۔ اسی طرح وہ دنیا میں طبقاتی اونچ نیچ اور ہستی نیستی کا بھی دلچسپ پیرائے میں ذکر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

اے پروردگار ریل کے ڈبوں میں کچھ امیر جبکہ بے شمار دُکھی غریب مصروف سفر ہیں ۔ مصائب اور تکالیف کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے۔ دنیا میں کبھی خوشحالی ہے اور کبھی بدحالی ۔ کہیں استی ہے اور کہیں نیستی۔ کسی وقت پاؤں سلامت ہیں تو کبھی پاؤں سے معذور۔ کبھی سواری تو کبھی پاپیادہ۔

لیکن اس تمام تذکرے کے بعد ان تمام کیفیات کو انسان کو اپنے اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور ہمیشہ دین کے احکامات پر کاربند رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

زندگی کی ان ہی حقیقتوں اور حکایتوں کو بیان کرتے کرتے بالآخر وہ خود ایک حقیقت بن گیا۔ ۲۵ -دسمبر ۱۹۶۵ء کو اس عظیم شاعر کو خدا اور رسولؐ کی قربت حاصل ہو گئی۔ اسے کھٹن میں سپرد خاک کیا گیا۔

جوانسال پند و نصائح کا بھی شاعر ہے اور اخلاقیات کو اجاگر کرتا نظر آتا ہے۔ مصلحت کوشی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ کہتا ہے:

صلاحی شذو رضائی سرا تکغنت

حق پر مبنی مشورے دینے والے گزر گئے اب صرف ہاں میں ہاں ملانے والے لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ اس وقت تو اسی مخلوق کا غلبہ اور تسلط ہے۔

جوانسال کے کلام کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے میں معاونت کرنے پر پروفیسر میوہ خان بگٹی کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی اعانت کے بغیر یہ کام اتنا آسان نہ ہوتا۔ انھوں نے اس ضمن میں ماسٹر نور دین بگٹی کے اشتراک و تعاون کا بھی ذکر کیا۔ میں ان کا بھی مشکور ہوں۔ ہمارا مقصد جوانسال کے کلام کو بلوچی زبان سے نابلد قارئین تک پہنچانا ہے۔ اس مقصد کا حصول ہی ہمارا صلہ ہے۔

عزیز بگٹی

کوئٹہ، بلوچستان

ہر لمحہ خدائے رحیم و رحمن یاد ہے

ہر لمحہ خدائے رحیم و رحمن یاد ہے

سرور کائنات محمدؐ امت کا والی ہے

میرے دل میں تیرے میٹھے نام کی لہر اٹھتی ہے

سب کا پیر و دستگیر ہے

مومنوں کی مدد کرنے والا

وطن ٹھنڈی اور جنّت نظیر ہے

بد قسمت شیطان بد دعا لینے والا

یوں مت جان کہ موت دور ہے

جسم سے اس کا رشتہ تیر و ترکش کا سا ہے

یہ نہیں دیکھتا کہ برگزیدہ ہے

یہ نہیں دیکھتا کہ بہتر سر کردہ ہے

یہ نہیں دیکھتا کہ کل اس کی شادی ہے

یہ نہیں دیکھتا کہ نحیف اور عمر رسیدہ ہے

یہ نہیں کہتا کہ معصوم شیر خوار ہے

جس کے دن پورے ہوں اسے جانا ہی ہے

جانتا ہے کہ یہ دنیا فنا ہونے والی ہے

کون یہاں مستقلاً قیام پذیر رہا ہے

جہاں تک میں جانتا ہوں محض ایک لمحہ تیرا ہے

گزرے ہوئے تمام لوگ جانتے ہیں

بچپن سے جب میں نے ہوش سنبھالا

ایک جاتا ہے اور دوسرا آتا ہے

کوئی کسی بھی حیلے سے اس سے بچ نہیں سکتا

میٹھی باتیں کرنے والی زبان بند ہوجاتی ہے

قیمتی سواری آرام دہ بستر چھوڑنے پڑتے ہیں

گویا کھلیانوں میں شادی کا سماں ہے

فاقہ کش سیر ہو کر کھاتے

بادل برس کر پرسوں گزر چکے

کون اپنی مال میراث سمیٹ کر لے جا سکتا ہے

قیمتی زیورات اور خزانے کے لیے قرعہ اندازی ہوتی

اے دل اب اس اطلاع کو جھوٹ نہ سمجھو

آسانیوں میں مشکلات پنہاں ہوتی ہیں

زندگی جس طرح گزرے بہتر ہے

اس کے بعد زور آور کا حملہ ہوتا ہے

جھنجھوڑ کر روح قبض کرتا ہے

کسی عاجز کی فریاد نہیں سنتا

اور سانس جسم سے نکل جاتی ہے

شہر خموشاں میں دفن کر دیا جاتا ہے

یا خدا اگر ایمان سلامت رکھو

ہر ایک اپنی عزت کے لیے تگ و دو کرتا ہے

اپنی ناموس کے لیے خاطر تواضع کرتا ہے

برادری کے لوگ بچوں کے پاس جمع ہوتے ہیں

دانا لوگ پند و نصائح کرتے ہیں

دستور کی مطابق ہر ایک اپنی بات کرتا ہے

ہر ایک اپنے کام میں سر گرداں

کون دنیا میں ہمیشہ کے لیے رہتا ہے

زیادہ عرصے تک کون زندہ رہ سکتا ہے

موت ہر ایک کو ڈھونڈ نکالتی ہے

کئی راہ گزر اس راستے سے گزرے ہیں

گزرے ہوئے لوگوں پر آفریں ہے

یہ لوگ موسم کی طرح لوٹ کر نہیں آتے

دوستوں کی یاد دل میں رہ جاتی ہے

کسی طور یہاں جی نہیں لگتا

چونکہ وہ اپنے عزیز اور دوستوں سے جدا ہیں

دل انھیں آغوش میں لینا چاہتا ہے

من پریشان اور سینہ سوزاں ہے

آجا کہ صبر کی آخری حد ہے

ملک الموت تمام مخلوق سے زور ہے

لاکھوں لوگ آئے اور چلے گئے

سب نے جانا ہے کہ یہی واحد راستہ ہے

ملک الموت روزانہ حکم کا منتظر ہے

کچھ پتہ نہیں کہ کتنا عرصہ جینا ہے

اے اللہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں

ہمیں اس عذاب سے محفوظ رکھ

گزرے ہوئے کچھ لوگ مجھے یاد آتے ہیں

فرشتے انھیں اٹھا کر اپنے سائے میں لے گئے

فرشتے اپنے بازوؤں پر اٹھاتے

دوست خوب خاطر تواضع کرتے

اب ان کے ساتھی اور دوست رنجیدہ ہے

وہ لوگ اب رسائی سے باہر ہیں

دل میں لہر سی اٹھی ہے

جس طرح موسم برسات عروج پر ہوتا ہے

اے صراط مستقیم پر چلنے والے میرے دوستو

کلمے سے تمام گناہوں کی بخشش ہوتی ہے

☆

طاقت ور بادشاہ

طاقت ور بادشاہ

نگاہ مہربان ہم پر

میں نے مدح کیا

مالک کی تعریف کی

زندگی نے جنم لیا

کئی ٹھکانے دیے

راہ حق چھوڑ دی

گناہ سے لدے ہوئے

موت کی صدا پیچھے ہے

فنا ہونے کے لیے پیدا ہوا

سپاہ تعاقب میں ہیں

روزانہ کٹائی ہے

کہاں چھپ جائیں

کس کے پاس جائیں

مالک نے صدا دی

پوچھ گچھ کے لیے

اعمال تولے جائیں گے

اپنے اعمال گلے میں

تیرے در پہ توبہ ہے

تجھے یاد رکھیں

پاک پروردگار

دوست اور دلبر کو

نور اور انور کو

چادر تلے رکھے

مستقل تحفظ دے

ہاتھ کے گرز سے

دہکتے ہوئے انگاروں سے

اللہ سب سے بڑا ہے

محمدؐ کا کوئی ثانی نہیں

ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے

بندہ مغرور ہے

تیری سواری خر ہے

اور فرمان الٰہی سے دور

آخر زمانہ ہے

راستہ ظاہر ہے

جعلسازی بڑھ گئی

ٹھگی میں اضافہ ہوا

بیہودہ لباس

انداز بد کرداروں کا

خراب بد معاش

نماز چھوڑ دی

عاجزی ترک کر دی

رب کی رضامندی سے دور

بھاری جسامت والا

موٹی توند والا

تیرے حقّہ اور نسوار سے

بہت بدبو آتی ہے

من میں آگ لگتی ہے

کنگال اور مفلس

شیطان نہیں چھوڑتا

اناج تول رہا ہے

تالا کھول رہا ہے

بوریا بستر ٹٹول رہا ہے

ہڈیاں بکھیر رہا ہے

شیطان سے یاری ہے

ایسا حشر کرے گا

تجھے رسوا کرے گا

رُلا پھرا کر گم کر دے گا

ملک میں بدنام کر دے گا

کمزور اور بزدل

حیران اور عاجز

کھا ،پی کے مغرور ہو گیا

بڑی ڈینگیں مارتا ہے

جلتی لکڑیوں سے مت کھیل

مٹی اور قبر سامنے ہے

ہڈی پسلی ایک کر دی جائے گی

ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے

کہاں سے آئے ہو

کدھر جاؤ گے

بد زبانی سے

طوطے کی طرح رٹا لگائے

ایک رات کا غرور ہے

بیماری کی کوئی فکر نہیں

عاجزی میں بڑائی ہے

پھر اُٹھ نہ سکو گے

سر چکرا دیا

ذہنی بیماری لگ گئی

تجھے فکر لگ گئی

تیری فضول باتیں

ہائے ہائے مال و زر

تجھے کوڑھ کی بیماری لگی

دونوں کان بہرے

تجھے معلوم نہیں

قبر بلا رہی ہے

حشر کا میدان ہو گا

جسم کے کپڑے جلائیں گے

کلیجہ جلنے لگے گا

آنکھ کھول کے چل

کھائی میں مت گر

جہنّم تاریک ہے

بہت سانپ اور بچھو ہیں

تکلیف میں ہو گے

بے قرار ہو جاؤ گے

ہماری باتیں اچھی ہیں

صحیح پند و نصیحت

تیر ی روح میں بے چینی ہے

آنکھ میں دھند ہے

اچھی طرح دیکھ لے

تمھاری حیثیت کیا ہے

کس مقصد سے آئے ہو

مہار کس کے ہاتھ میں

کیا فصل بویا

اچھی طرح دیکھ بھال کے

رکھوالا بن کر رہ

آنکھیں کھول کر دیکھ

کہیں چرندے فصل تباہ نہ کردیں

پھر قتّار نہیں چھوڑے گا

سوار تیرے پیچھے ہے

میدان میں شکار ہو گا

شیر چیر پھاڑ دے گا

ماں اور بہن روئیں گی

بھائی اور دوست آئیں گے

تابوت اُٹھائیں گے

زمین اپنے اندر جگہ دے گا

ہمیشہ کے لیے گم ہو جاؤ گے

گرز کھاتے جاؤ گے

اللہ مالک ہے

محمدؐ دین کا دوست ہے

عرض اور انتظار ہے

عزت سے گزر جائے

دنیا کو سنوار لے

اپنے ساتھ شامل کرلے

ہر چیز سے بشارت ہے

زبان پر کلمہ

☆

مالک مولا قادر ہے اپنی قدرتوں کے ساتھ

مالک مولا قادر ہے اپنی قدرتوں کے ساتھ

یہ جہاں محمدؐ کی خاطر پیدا کیا

لوح محفوظ، عرش، کرسی اور ساتوں آسمان

نیک عالموں کا کہنا ہے کہ نیچے بھی سات طبق ہیں

سوالاکھ نبی آکر گزر گئے ہیں

پہلے زمانے میں دلوراکافر کو تباہ کیا

ان کے آثار لوگ دیکھتے ہیں

دائود کے فوج نے ریچھ، بھالوں اور بندروں کی شکل اختیار کرلی

انھوں نے زبور کی تعلیمات ماننے سے انکار کردیا تھا

خداپاک لامکان نے ان پر قہر کردیا

درندے کی طرح بدشکل ہوکے چلے گئے

موسیٰ کے امتی کے ساتھ فرعون کا متکبرانہ رویہ

جاہل نے تورات کو جھوٹ سمجھا

موسیٰ سے کہا کہ تم نبی نہیں ہو

میں تمھاری کتاب کی آیتوں کو نہیں مانتا

تمام لوگوں سے پکار پکار کر سننے کو کہا

میرے سوا تمھارا کوئی دوسرا خدا نہیں

تکبّر اور غرور کے ساتھ اس پر لعنت برسے

زچگی کی طرح خون کی بیماری لگی

منافق اس دنیا میں خوار لگتے ہیں

اپنی فوج اور لشکر کے باوجود دربدر ہیں

جس طرح دریاؤں کا پانی نیچے کی طرف اُچھلتا ہے

عیسیٰؑ کی قوم نصاریٰ کافر ہیں

یہ بھی انجیل کی تعلیمات سے واقف نہیں

عیسیٰؑ نے تو اپنے وعظوں میں کوئی کمی نہیں چھوڑی

لُچے اور خراب لوگوں سے دشمنی اختیار کر لی

فرشتوں کو اچانک حکم ملا

کہ عیسیٰؑ کو اُٹھا کر ساتویں آسمان پر لے چلو

ہاتھ میں عصا اور نیزے لیے نیچے آئے گا

کفّار کا شور ہے دجّال نے دنیا کو لپیٹ لیا

تین سو گز بلند نیزے مارے گا

اپنے گدھے کی سواری سے پکارے گا

کافروں کو شکست دے گا دنیا میں دین آئے گا

یہ باتیں سچّی حدیثوں سے نکلیں

اب مؤمنوں کے لیے نبی پاک کا قصہ ہے

جبرائیل فرشتہ یہ قرآن لے کر آیا

پیارے محمدؐ کو عطا کر کے دنیا کو دکھایا

محبوب کا دین دنیا کی سلامتی کا ضامن ہے

دنیا والے حضورؐ کے دیدار کے امیدوار ہیں

پیشانی کا نور راتوں میں چودھویں کے چاند کی طرح

ایسے تشریف لاتے ہیں جیسے بلند گھٹائیں

ناک نوکیلی اور لب کاغذ کی طرح پتلے

ہرنی کی طرح آنکھیں منہ میں موتیوں کی طرح دانت

خوبصورتی میں گل اور پھولوں سے ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا

ابریشم کی طرح کی چمک

نہ پستہ قد نہ طویل قامت بس درمیانہ قد

بادشاہی دستار ایک گنبد کی طرح کا

رب کے حکم سے بادل سایہ کیے رہتے

چلتے ہوئے لوگوں سے سربلند رہتا

روشن چہرہ ابرو کمان کی طرح

جس طرح آسمان پر چاند نظر آتا ہے

داڑھی مبارک خوبصورت بالوں سے سجا

موئے مبارک سر سے کندھوں تک

پوری طرح شریعت کے مطابق

کس طرح تعریف بیان کروں

احادیث کا شمار بے کراں ہے

عام اور خاص ہر ایک سے ملیے

دوست، اصحاب اور مؤمنوں کے ساتھ نیاز ہو

سر دار نبیؐ کے دین کے تبلیغ کی

گوہر، موتی اور اچھے باتوں کے ہار کی

عالم لوگ پاک مسجد میں موجود ہیں

ابو بکرؓ تیرے دوستوں کا امیر تھا

عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ حیدر بھی شامل

شیر بوجھ اُٹھائے آگے بڑھتا ہوا

تمھاری صفات تعریف کی حقدار ہیں

مؤمنوں نے از خود مولا کا نیاز دیا

جنّت الفردوس میں داخل ہو گئے

اس دور کے لوگوں سے عبرت آتی ہے

جاہلوں نے پاک محمدؐ کی پیروی چھوڑ دی

مفاد جھپٹتے ہیں لیکن نماز کے لیے سست

قادر مطلق ہر کام آسان کرتا ہے

مہربانی کر کے لوگوں کو ہدایت دے دے

میں خزانوں کے مالک خدا سے عرض کرتا ہوں

ہمیں نیک کام کرنے کی عادت ڈال دے

امام مہدی کے قافلے میں شامل ہو جاؤں

تیرے سخت احکامات سے ہر ایک کانپ اُٹھتا ہے

پُل صراط تیز دھار تلوار کی طرح ہے

مشکل سفر خود آسان کر دے

والیٔ مدینہ کی نیک سفارشات کے ذریعے

امن و سلامتی کے ساتھ تیرے محلات تک پہنچوں

نہ تم سے دور رہ سکتا ہوں نہ ہی دوست سے الگ

پیارے مؤمنو! ہمیشہ محمدؐ کا کلمہ پڑھو

☆

خدانے اپنی قدرت سے حفاظت میں رکھاہوا ہے

خدا نے اپنی قدرت سے حفاظت میں رکھا ہوا ہے

اپنی مخلوق کے عیبوں کو چھپا کر رکھا ہوا ہے

یہ خوشبو ملک میں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے

زمیندار کھلے عام سود کھا رہا ہے

غریب اپنی مجبوری کے تحت کام کر رہا ہے

چونکہ ان کے بچے بھوک سے مر جائیں گے

تیار فصل پر پاگلوں کی طرح جھپٹا مارتا ہے

اس زور سے کوکار کرتاہے کہ شاید پھٹ ہی جائے

غریبوں کے تو ہوش اڑ جاتے ہیں

صرف بھوسے کی خاطر جان تک لیتا ہے

وہی لوگ ساری بازی جیت لیتے ہیں

ناجائز ذرائع سے مال کماتا ہے

بزدل اکڑفوں دکھاتے ہیں

اسے اپنے لباس پر سخت غرور ہے

زبان سے بات کرتا ہے تو ابرو بھی ناچتے ہیں

بھائی کو لوٹنے کے لیے تیار ہے

مفاد پرستی میں غوطے لگاتا ہے

رات کو تو برے میں خوب چرتا ہے

چاروں اطراف ہاتھ پاؤں مار رہا ہے

جبکہ صندوق دولت سے بھرا ہے

اس کی بیوی خوشی سے گویا ٹرا رہی ہے

کستوّری کی مہک اس کے بدن سے آرہی ہے

ایسی چمک دمک کہ ہوش اُڑ جائیں

آخرت میں اس کے لیے لعنت کا طوق ہے

کچھ حصہ دوزخ کی آگ کا منتظر ہے

سنو مؤمنو! میرا دوسرا بیان

اپنے لشکر کو تیر کمان سے تیار کرو

بڑا بھائی حرص میں مبتلا ہے

پہلا مدعی اپنی زبان ہے

دل میں بد نیتی لیکن زبان پر بناوٹی باتیں

میں تو دانا ہوں اور باقی دنیا والے پاگل

چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے

ایسے اُچھلیں کہ اللہ کی امان

ہمیں ڈر ہے کہیں اپنے آپ کو زخمی نہ کر دے

بڑوں کو تکلیف دی اپنا ہی برا کیا

پہلے نقصان اور آخرت میں فائدہ ہے

بڑے عقل چھوڑ کر غلط روش پر چلے

بس جنگ پر بضد ہے

جلدی خطا کا شکار ہو جائے

چھوٹا اپنے غصے کو روکے ہوئے ہے

بڑا بھی جنگ کے لیے بالکل تیار ہے

عمر بڑھنے سے طاقت کم ہوئی

لوگوں نے دیکھا اس کی داڑھی اکھیڑ دی گئی

جس طرح زمین میں بیج پھینکا جاتا ہے

گویا اس کی ٹھوڑی چاٹ کر بالوں سے خالی کردی گئی ہے

سر تک مٹی اور دھول سے پٹا ہوا

گویا اس کی شکل تبدیل ہو کر رہ گئی

جان بوجھ کر اسے بے گناہ پیٹا گیا ہے

دونوں پہلو زخم سے چور ہیں

اپنے علاقے میں اپنی عزت کا خیال رکھتے ہیں

دونوں بھائی ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوئے

جا کر پاک زمین پر گر پڑے

لوگ تماشا دیکھنے کے لیے کھڑے ہوگئے

اپنوں نے آگے بڑھ کر ان کی زندگی بچائی

یہیں سے مجھے گمان ہوا

دوسروں نے لڑا کر اپنے درد کا علاج کیا

یہاں دیکھا دنیا کی اونچ نیچ

کہاں میں کہاں شرم و حیا

قیامت تو کجا زلزلہ یہیں ہے

جہاں دیکھیے اندھیرا ہی اندھیرا ہے

تاریکی میں گھرا ہوا ہے

زبان سے گندی باتیں اور گالیاں

شراب ، بھنگ ، حقّہ اور ناروا کام

افیم ، چرس اور دھواں ہی دھواں

اچھے خاندان رہے ہیں کم کیوں تو بہتر ہے

ملاؤں کے ہاتھوں علم بک رہا ہے

عورتوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور تعویز دیتے ہیں

خاوند کو دھو کر پلوائیں

دلی دوست کو اس طرح گھر پہنچا دیں

اپنا کام ناجائز حد تک پہنچائیں

کہتے ہیں مرغی کھلا دیں

بزدل جٹ اور بزدل ھندو جیسے

آج کوئی خوف نہیں

دل میں غرور ہے

چھوٹے یتیموں کو لوٹتے ہیں

بلوچ شاعروں کو کیا پتا

سچ کہتا ہوں تو خطاکار کہلاتا ہوں

زبان سے خوشامد، جھوٹ اور ریا کاری

انھیں بھیک مانگنے کی لالچ ہے

اپنے دل میں پرانے خیالات لاتا ہوں

کسی کو بھی خاطر میں نہ لانے والے بہادر لوگ

کھاتے، پیتے اور بخشش کرنے والے

بخیل بُری باتیں کرتے ہیں

کہیں کام میں مصروف ہیں

تاریکیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں

پھر دنیا میں گرد و غبار ہے

شرم چلی گئی یاروں سے یاری چلی گئی

حیا کا واسطہ بے حیاؤں سے پڑا

بعد میں لچے لفنگے لوگوں کے ساتھ

تنگدل اور خراب کاموں میں وقت گزارنے والے

بہو اور ساس کو آپس میں لڑوا دیا

بُرے اعمال کی وجہ سے بارشیں نہیں ہوتیں

مال اور فصلوں سے برکت چلی گئی

زمین پر سرسبزی اور شادابی نہیں آتی

صحراؤں میں پانی نہیں ہوتا

ویرانے کے بھوکے ہرن

جانوروں کی زیادہ فریاد ہے

چھوٹے مویشیوں کے چرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا

پرانے زمانے کی کہانی سنیئے

گھنگور گھٹائیں چھا جاتیں

شام کو آسمانی بجلی گویا مسکراتی ہوئی آتی

آسمان پر سبزی مائل بادل دکھائی دیتے

ٹھنڈے بارش کے قطروں کی جھڑی لگ جاتی

زمین خوشبو سے مہک اُٹھتی

موروں کا حسن اور پھلوں کی لالی

اونٹ اور گائے کے ریوڑ ہوتے

بھیڑ بکریوں کا عجب شور ہوتا

مست بکروں کی کرخت آواز دور تک چلی جاتی

مست اونٹ شیر کی طرح دھاڑتے

دودھ دینے والی اونٹنیاں شام کو واپس آتیں

دودھ اور زرد مائل روغن کھاتے

مالکوں کے خاندانوں کی مستقل آسودگی تھی

آنے والے ہمسایوں کا احترام کرتے

ٹخنوں تک تلوار لٹکتی

شکار کے لیے بندوقوں کا گرج ہوتا

جوانوں کے کباب تھے سیخ او سجی

گوشت اور دنبوں کی تلخ چکی کی چربی

دروازے پر بھکاری مراثی آتے

ان کی خوب خاطر تواضع کی جاتی

دل میں سیر و تفریح کا شوق پیدا ہوتا

قیمتی گھوڑوں پر زین دھرے جاتے

رات کو ان کی ٹاپوں کی آواز دور تک چلی جاتی

تیز رفتار گھوڑے آراستہ و تیار

ہراول دستہ آگے ہوتا

لمحوں میں طویل فاصلے طے کیے جاتے

برسات کی طرح برس کر چلے گئے

جوانمردوں کی نشانیاں ہمیشہ باقی رہتی ہیں

بعد میں لفنگے اور منافق پیدا ہوئے

آباؤاجداد کے اطوار چھوڑ دیے

آنکھ جو حیا کی مسکن ہے حیا سے خالی ہے

بزدل ہمسائیوں کے بدخواہ ہیں

قریب رہنے والے ہمسائیوں کے

باہر سے آنے والے ہمسائیوں کے بھی

ان یہودی خصلت لوگوں نے ننگ و ناموس کی بدخواہی کا تہیہ کرلیا

دینداروں سے بدی کا

رات کو بیوی اور ممانی کی تمیز نہ تھی

ہوا کے رُخ پر چلتا ہے

بکری کی طرح بال رکھتے تھے

مست اونٹوں کی طرح گنگناتے

چاچی کے پاس چلا جاتا ہے

اس کو زیر کرتا ہے

باہر آہ و فریاد ہے

ان کے شرمندگی کے بڑے قصے ہیں

ان بزدلوں پر لعنت ہوں

موت کا نقارہ بجے اور جلد دفن ہو جاؤ

خدائی قدرت کے عجیب رنگ ہیں

بہت سی نشانیاں نگاہوں کے سامنے ہیں

مرد اور عورتوں کے حساب و کتاب

منتوں کے مانگے ہوئے ارمان

راتوں کے بغلگیری کو یاد نہ کریں

وہ قربتیں اور بوسے

ان کے کاریگروں کے میٹھے مجالس ہوتے

بیل کی طرح ان سے گھنگروؤں کی جھنکار آتی

کاغذ کے بیڑی اپنے منہ میں رکھتے ہیں

پیچھے لہراتے ہوئے پگڑی کے طرے

پیاز کے بہت تحفے

جو عورتوں کے کھانے کی چیز نہیں

میل اور میٹ میں لتھڑی ہوئی

میری سچ بات کسی کو اچھی نہیں لگتی

حرامی لوگ مذاق اُڑاتے ہیں

مجھے بچپن سے یاد آتا ہے

کسی کے پاس سیر ہو کر کھانے کے لیے کیا تھا؟

دو فروخت کر کے اناج خریدتے

چلو پھر دانہ اور نوالے تقسیم کرتے

وہ زمانہ سب سے بہتر تھا

لوگوں میں حیا ایمان اور شان تھا

دل میں باریک بینی سے دھیان دیتا ہوں

ناپائیدار دنیا میں کہنے کے لیے کچھ نہ رہے

حیا نکل کر روانہ ہو گیا

انسان صرف انسانی لباس میں ہے

شکوک و شبہات نے دنیا کو چاٹ ڈالا

جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں

دونوں جہانوں میں جلتے ہیں

دنیا والوں کو دیکھ کر روح گرجنے لگے

انتہائی باریک بینی سے باتوں کی جھڑی لگاتا ہوں

اچھے لوگ رحلت کر گئے

اپنوں نے اپنے ہاتھوں سے دفن کیے

حیا راتوں رات نقل مکانی کرکے چلا گیا

شرم و شعور نے اس کا پیچھا کیا

اپنے ساتھیوں سے جا ملا

حرامی لوگ باقی رہ گئے

تمام چالاک اور اٹکل پچو

کھانے کے لیے قیام پذیر ہوئے

ہمارے کہنے سے کوئی نہیں رکتا

منہ کھول کر ہنستے ہیں

شہر کا رذیل ضرور ہنستا ہے

ان سے پہلے زمانے کی عورتیں بہتر تھیں

من کی سیاہی صاف نہیں ہوتی

حرام کھا کر کوہان بنا لیا

ان بے باوروں کے لیے جنگل بہتر ہے

یہ گندی نسل پیدا نہ ہوتی

مرد چلے گئے گویا عورتیں رہ گئیں

یہاں سے دل واپس پلٹتا ہے

عورتوں کی شکایت کرتا ہے

ماں بیٹی کو خود ہی حوالے کرتی ہے

ساس بہو کا کیا حشر کرتی ہے

جھگڑالو بیوی اپنے خاوند کو جھنجوڑتی ہے

منہ کا نوالہ اس کے حلق سے نکالتی ہے

موکش سے بال نوچتی ہے

اپنے ہی جاگیر سے محروم ہیں

کہتاہے کہ مجھ سے مذاق کر رہا ہے

جہاں نے دیکھا کہ خاوند کو پیٹ رہی ہے

یہی عورتیں شیطان کی حواری ہیں

ان کے کردار انسانوں جیسے نہیں

دوسروں کے غیبت کرنا پسند کرتی ہیں

میں اور تو نیک ہیں ، تیسرا قصور وار ہے

چُغلی ان کی پرانی عادت ہے

رات دن ان کا رابطہ ہے

ہمیشہ سے چرخ چڑیل کی سواری ہے

راتوں کو ہر جگہ چکر لگاتی ہیں

آنے والی نسل ناکام اور لاچار ہے

گوہر اور مسمیٰ کی کردار اس کی مثال ہے

انھوں نے رند ولا شاد کو برباد کیا

میر چاکر رند کے طاقتور سردار تھے

ملک میران وعدہ پر پکا رہنے والا جاڑو

ڈھاڈر اور سیوی کے مالک چلے گئے

پلیدوں نے بڑے بڑے علاقے ویران کیے

سبی جو ان کا گڑھ تھا بڑے بڑے ان کے بازار تھے

پنڑی،تحک اور اندھوں نے آپس میں تقسیم کیا

مجھے بالاچ کے بھائی لا کر دکھایئے

دودا اور اس کے قریبی دوست

گھریلو خواتین نے اکسایا

مالکہ کے ہوش اڑ گئے

لشکر کا اندھا دھند پیچھا کیا

حرام خور شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا

ان کے مسکن تاراج کر دیئے

ان کا بھل صفائی ہو جاتا

تاکہ دوسرے عبرت حاصل کرتے

دانا کہتے ہیں کہ ہمیں اب نظر آیا

امیر چاکر بلوچ کے بادشاہ تھے

صبح و شام بلوچی دیوان تھے

کمان تردلی کو فتح کرلیا

بڑی فوج فتح یاب ہوتی ہے

آنے والیوں کے لیے جائے پناہ تھے

غریبوں کی طرف ان کی خصوصی نگاہ ہوتی

ہمسائیوں پر قربتوں کی نظر

قلات کا شہر قدیم سے ساتھ ہے

حیا اچھی چیز ہے زندگی سے پیاری

نیکوں کو نیک مشورہ دیتا ہوں

دشمنوں نے دودا کو ناحق قتل کیا

بالاچ کی پہنچ سے بہت دور

سندھ میں جا کر داخل ہوئے

جہاں دریا نے ان کا راستہ روک لیا

میر چاکر کی کچھ تعریف کرتا ہوں

جب میر چاکر پیدا ہوئے

ستارے اور چاند باقی نہ رہے

جہاں رخ کیا لوگ تابع ہوگئے

بلوچ جوان بعد میں بھی پیدا ہوئے

ان کی حد تک کوئی نہ پہنچ سر کش اور جنگی سپاہ تھا

کوئی اپنے دل میں سوچے

میر چاکر اور دودا کی شان تک کوئی نہ پہنچا

ان کے متعلق سب کو معلوم ہے

بڑے صفات والے لوگ گزرے

نلی سے شان والا میران گزرا

ہمسائیوں پر سر قربان کیا

اچھائی کے لیے فنا ہوئے

بلوچی محافل اب تک زندہ ہیں

ان کی نشانیاں پہاڑ بن کر سامنے ہیں

سب انھیں خان اور سردار کہتے ہیں

بیٹھ کر دل میں سوچ و بچار کر لیا

ناحق گفتگو کر لیا

اب سوار ہزار کوشش کریں

خراب ٹٹو کی رفتار وہی ہے

خطا کار بد کار بُرے پیشے والے

ہر ایک اپنا بوجھ اٹھانے والا ہے

جابر اور زور آور حاکم آگے آگے ہیں

اُسی دن خود گرفتار کیے جائیں گے

مجھے محمدؐ کے دیدار کا شوق ہے

اپنے نورانی وجود کو دکھا دے

آپ کی شفاعت سے بہت گنہگار چھوٹ جائیں گے

دین دوست زبان پر کلمہ لائیے

اللہ میاں جہاں کا خالق ہے

اللہ میاں جہاں کا خالق ہے

بہت قوی اور لامکاں ہے

دیکھنے والا اور باریک بین ہے

اللہ تیری لاکھوں صفات ہیں

مخلوق کی کمی نہیں

کہیں تنکے ، بھوسہ اور اناج

کہیں خاک حشرات الارض

آپ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں

قدرت سے ان پر رسائی ہے

سب پر تیرا احسان ہے

تیرے قرآن پر قربان

آخری نبیؐ کی شان ہے

ہر روز حدیث پڑھیے

کھول کھول کر بیان کریں

امت کے ضامن ہیں

دونوں جہاں کے شافعؐ ہیں

جہاں کے سردار کو سلام

میٹھے بول اور حدیث کو سلام

چودہ طبق منور کرنے والا

اس کی کوئی مثال نہیں ملتی

جس طرح بادلوں کی گرج

ان پر ہمیشہ بادلوں کا سایہ

وحی فوراً پہنچ جاتی

روزانہ پیغام پہنچتا

کافروں کے ساتھ تکرار تھا

تیرے معجزے راہ دکھاتے ہیں

چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے

کئی حیران کن کام کیے

کھجور کی جلی ہوئی لکڑی

قدرت سے سر سبز ہے

ہر وقت پکا رہتا ہے

نیک حاجی وہاں سے لاتے ہیں

ہم نے پورا حصہ حاصل کیا

اور مقدار بھر کھائی

ہر روز تیرا دربار لگتا ہے

چاروں طرف سے لوگ آتے ہیں

نجات حاصل کرتا ہے گنہگار

جان سے بوجھ اتر جاتا ہے

عالم تذکرہ کرتے ہیں

دل کی گہرائیوں میں اُتر جاتا ہے

کفر سے بیزار ہو جاتے ہیں

نافرمانی فراموش کر دیتے ہیں

مویشیوں کو رکھوالے کی ضرورت نہ رہی

گرگ اور چرخ بھگائے

مردار دین کو نہیں مانتے

خنزیر حرام خور

یہ شیطان کے چیلے

سرکار کا بلاوا آئے گا

ایک دن بیمار پڑ جائیں گے

دونوں آنکھیں باہر نکلیں گی

سانس بڑی مشکل سے نکلے گی

پہرے دار سوال جواب کرتے ہیں

انھیں کچھ سمجھ نہیں آتی

اظہار خیال تک نہیں کر سکتے

ہر کوئی جلدی میں ہوتا ہے

مریض فریاد کرتا ہے

ناواقف اور ناسمجھ

لاوارث اور گنہگار

چہرے پر کالے سانپ لٹکتے ہیں

گردن زنجیروں میں جکڑا ہوا

اپنے ہاتھوں سے لکڑی جمع کی

جلا کر راکھ کر دیں گے

بے شک سزا سہتے رہیں

راہ سے بھٹک گئے ہیں

حضورؐ کے معجزے

جو کہ بے شمار ہیں

قدرت کے کمال سے

پتھر لڑھکتے ہوئے گرتے ہیں

دریاؤں پر پرندے کی طرح پھرتے ہیں

وہ ایمان لائے

لوگو یقین کرو

دین سے محبت کرو

حدیث کا باور کرو

تیرا نور دمکتا ہے

زمین سے عرش تک

بارش کی طرح برستے ہیں

وہاں مہ جبیں کے پاس

امت کے شافعؐ کے پاس

شیطان پر لعنت بھیجو

کمینہ راہ سے بھٹکا ہوا ہے

دین سے گمراہ کرتا ہے

کھائی میں دھکیل دیتا ہے

مداحی شاعر کہتا ہے

خدا کا حکم آیا

اپنے پیغمبر بھیجے

انسان اپنے آپ کو بنالے

گناہوں سے پرہیز کر لے

منکر نکیر چلے آتے ہیں

پوچھ گچھ کرتے ہیں

دو پاٹوں کے درمیان پستا ہے

مصالحت کے درمیان

بادشاہی دو چیزوں پر مشتمل ہے

دو دفتر اور گواہی

موت کو کوئی آرام نہیں

ہر جگہ رواں دواں ہے مور، مچھلی اور ہر جاندار

سب ہی کی باری آئے گی

نہ چاہتے ہوئے بھی سب کو مرنا ہو گا

سب کا کام تمام کر دے گا

اے خدا ناچیز بندہ

تکبر سے چلتا ہے

پرایا مال کھایا

چوری مکاری وغیرہ

جھوٹا غرور کیا

کوئی ثواب نہیں کمایا

پردیس کے لیے روانہ ہو جاؤ گے

کوئی توشہ نہیں ہے

پوچھ گچھ ہو گی

کوئی رعایت نہیں ہو گی

سویرے عرض کرتا ہوں

یا الٰہی بچا لے

نیک نیتی اور سچائی کے ساتھ

کلمے کے ذریعے نجات ملتی ہے

پروردگار تیری قدرت کے کیا کہنے

پروردگار تیری قدرت کے کیا کہنے

زمین کی فرش بچھادی

اسے درخت اور پودوں سے سنوارا

بے شمار جاندار ہیں

ان میں تمام جاندار شامل ہیں

پیارے رسولؐ کے چار یار ہیں

ان کی کوئی مثال نہیں ملتی

تمام دنیا کی ذمے داری لے لی

قادر قہار سب کا پالنے والا ہے

بادل گرجتے اور برستے ہیں

چاروں طرف سے برستے ہوئے

دریاؤں میں لہریں اُٹھتی ہیں

تمام دنیا کو حصہ دے دیا

ایک موسم میں فصل پکتے ہیں

آم وانار کے پھل پکتے ہیں

سب کو پالنے والا ایک پروردگار

تیرے مہر و قہر کا حساب نہیں

تیری قدرت سے زمین ہلتی ہے

کبھی یوں نہیں ہوا

پابندی کی زنجیریں ہیں

فرشتے حکم کے پابند ہیں

اچانک صبح نمودار ہوتی ہے

کبھی کوئی تبدیلی نہیں آئی

موت کا نقارہ بج چکا ہے

بادل، بارش اور گرج کی طرح

کوئٹہ کے شہر کو تباہ کیا

پتھّر کے سل اور لوہے کی چادر

سب قصہ ماضی بن گئے

بہنے والے نہر رک جاتے ہیں

درخت اور پودے لرز اُٹھتے ہیں

باپ بیٹا اور بھائی بہن

دوست بغیر اجازت جدا ہوتے ہیں

آہ و فریاد عرش تک پہنچی

کئی بزرگ با اثر لوگ

کئی پیارے اور گھوڑ سوار

چند مؤمن اور کئی چرواہے

کئی سو اور کئی ہزار

گنتی سے بے شمار

ھندو، مسلمان اور کفّار

ایک راہ کے راہی ہوئے

سب موت کا شکار بنے

چن چن کر نشانہ بنایا

قہر ظلم اور عذاب کا بوجھ

ایک لمحے میں یہ کام انجام پایا

انگریز اپنی مشینوں کے ساتھ ہوشیار

جلدی رابطے ہونے لگے

دیگر بہت سے لوگ بھی آئے

کنتیاں اور دیگر ہتھیار

کمربستہ ہو کر تیار ہوئے

دن رات چل چلاؤ ہے

سال تک لاش نکالتے رہے

آخر یہ بُرائیوں کا نتیجہ تھا

چاروں طرف کان لگائے

ہر طرف رات کا اندھیرا ہے

پروردگار سے عرض کرتا ہوں

وقت عزت سے گزرے

ہمیں خود مختار کیا

دشمن کا ہاتھ شامل ہو گیا

ہم نے بہت فصل کیے

خود بدنامی اپنے ذمے لی

قرآن میں ہدایت موجود ہیں

بندہ بہتر راہ اختیار کرے

یہ دو دن کی زندگی ہے

قہار ان کو آگاہ کرتا ہے

اونٹ کی طرح پیچھے چلتا ہے

ایک جگہ تمھارا اٹھکانا ہوگا

پہلے زمین پر حساب کتاب ہوگا

کلمہ نجات کا ذریعہ ہے

کلمے سے بارشیں ہوتی ہیں

لاوارثوں کا وارث ہے

محمدؐ کے نام کا کوئی ثانی نہیں ہے

سب کا سردار ہے

سر چھپانے کے لیے نور کی چادر ہے

ہمارا ہاتھ تمھارا دامن تھامے گا

جو انساں بے چارہ کہتا ہے

سب سے اچھی بات کلمہ ہے

قدرت والے رب کو یاد کرتاہوں

قدرت والے رب کو یاد کرتاہوں

تمام مخلوق کا پالن ہار ہے

مور اور تمام جانور اچھی طرح زندہ ہیں

دل اچانک پاگل سا ہو گیا

نہ تو کسی کے وفا کی تعریف پر

میری روح نے اچھی طرح دیکھ لیا

میں تیرا کوئی ثانی نہیں دیکھتا

کوئی بھی تجھ سے بڑھکر نہیں

اس بے ثبات دنیا میں

میری اور تمھاری بچپن سے دوستی تھی

کاش زندگی بھر نہ بچھڑیں

جس طرح میدوں کے اوپر

اپنی مہربانیوں کو بڑھا

اپنی ہاتھوں کی کوئی نشانی دے جا

دنیا میں ایک ماہتاب ہو

مولا منزل اور سفر کو آسان کر

شہ پری کو تاباں دیکھوں

تمھارے ساتھ ہنسی خوشی بیٹھوں

بادلوں سے پھوار پھوٹتی ہے

ہمارے دوست کے پاس برستی ہے

یَ☆ء

مجھے خداوند قدرت یاد ہے

مجھے خداوند قدرت یاد ہے

محمدؐ ہر نیک و بد کا ضامن ہے

میں بھی تیرے احسان کا امیدوار ہوں

دوست کی مسکراہٹوں پر قربان ہو جاؤں

موتیوں کی تعریف واجب ہے

محبوب سیدالانبیاءؑ ہیں

لیمو کے درخت کے درمیان موتی

تاریک راتوں کو منوّر کر دے

چودھویں کی چاند کی طرح دیدار کروں گا

محبوب کے دانت موتی کی مانند ہیں

دوست کی مسکراہٹ دل کو آباد رکھتی ہے

چہرہ چراغ کی طرح روشن ہے

گویا فرشتوں نے اسے سجا دیا

انگلیوں کی دو انگوٹھیاں دے دیں

دوست کی نشانی سر آنکھوں پر

ہر سمت مہربانیاں ہیں

میں بھی اپنے حصے کا امیدوار ہوں

شہباز کے تیز حملوں کی طرح

بڑی برق رفتاری سے اچانک آؤ گے

میں تیری رحمت کے زیر سایہ ہوں

تجھ سے ہم بیچاروں کی شفاعت کی در خواست ہے

چشم آہو کی طرح دیکھتے ہیں

محبوب کا چہرہ آئینے کی طرح روشن ہے

تیری نگاہ تیر کش کی طرح ہے

تم پھول ہو اور میں بھنورا

دن رات تیرے جلوؤں کا متلاشی

تیرے ابرو کمان کی طرح ہے جیسے ہلال

دونوں ابرو جڑے ہوئے ہیں

پھوار بہہ کر دوست کے زیور دھوتے ہیں

اسی دوست کے بال چمکتے ہیں

جس طرح بادلوں میں قوس و قزاح نظر آئے

مجھے ان ہی سے امید اور بھروسہ ہے

عرض کرتا ہوں خدائے لامکان سے

پیاروں کو خیر اور امان سے رکھ

صبح برق رفتار سے گھوڑے پر زین سجاؤں

اسے حسین دوست کے جھونپڑے تک لے جاؤں

لعل و جواہرات سے منوّر محبوب کے پاس

اس کے جسم پر موتی جواہرات بہت سجتے ہیں

تیری تعریف میری بیان سے باہر ہے

میری تعریف اپنی نگاہ رحمت کرے

سچ کہتا ہوں راہ راست پر چلتا ہوں

مسلمانوں کی اولاد پر اللہ کی رحمت ہو

ئ☆ء

دل میں خدا کی تعریف لاتاہوں

دل میں خدا کی تعریف لاتا ہوں

خدا مہربانی کرکے گناہوں کو معاف کر دے

اپنی آنکھوں کی کمزوری کے باعث خدا کو دیکھ نہیں سکتا

تیری قدرتوں کو ہر لمحہ دیکھتا ہوں

آسمان تلے بادل اور کالی گھٹائیں ہیں

تالابوں میں بارش کا میٹھا پانی ہے

پھوار اور نمی کے ساتھ ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں

جسم کو بہت ہی بھلی محسوس ہوتی ہیں

بہت سی باتیں میرے دل میں ہیں

خدا روبرو ہے ادب سے بات کرو

ایک لمحہ کے لیے اپنے خیالات دل میں لاتا ہوں

جو نہیں دیکھا وہاں دیکھتا ہوں

خدا خود ساتھ ہے مگر میں لاعلم ہوں

راستوں سے واقف ہے رہنمائی کرتا ہے

سات آسمانوں کے اوپر کا فاصلہ ہے

ہر ایک پر بہتے ہوئے دریا

وہ بارہ برج قطار میں ہیں

تا حد نگاہ بڑے ہیں

سورج فاصلے سے گرمی پہنچاتا ہے

تیری روشنیاں صاف چراغ کی طرح ہیں

خدا اپنے قدرت سے تھامے ہوئے ہیں

تیرا عرش اور کرسی لاکھوں قدرتوں کے ساتھ

معراج کا حال نبیؐ کے ذریعے پہنچا

پہلے خدا کا نام ، باقی سب بعد میں

رسولؐ رہبر ہے شفاعت کے لیے آئے

فرشتے حمد و ثنا کرتے ہیں

صف باندھ کر جماعت کی طرح

ہاتھ تسبیح لیے صفت کرتے ہیں

دیگر خواہشات سے پاک ہیں

اللہ نے ہر ایک کے اعمال لوح قلم پر لکھ لیے

یہ دنیاوی جگہ ہے وہ فیصلوں کی جگہ ہے

اللہ کی بارگاہ میں

کوئی بھی شخص عزرائیل کی پہنچ سے باہر نہیں

چھوٹے چھوٹوں کو زبردستی چھین لیتا ہے

معصوم بچے جان سے بھی پیارے

کئی سکندر شاہ اور گدا ایک ساتھ

ہواؤں پر سوار تخت سلیمانی

خوشیوں میں شریک لوگ آج کہاں ہیں

لامکاں کے حضور حاضر ہیں

خدا پاک کے نور سے جدا ہیں

سارے دوست کلمہ خواں ہیں

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

صرف خدا کو بقا حاصل ہے کسی اور کو نہیں

جھوٹ بول کر اپنا نقصان کرتے ہیں

خدا کے راز کون ظاہر کر سکتا ہے

اب اپنی دلیل نیچے زمین کی طرف لاتا ہوں

میری صدائیں خدا کے حوالے ہیں

سچّے دل سے پروردگار کو یاد کروں

ہر چیز پروردگار سے مانگتا ہوں

صرف نبیؐ ہی دنیا والوں کا سہارا ہے

حیات النبیؐ خدا کا دوست ہے

مسجد کے مینار بہت بلند ہیں

صرف ایک خدا کے دین کے ذریعے

سردار جہاںؐ مکّہ کے شہر میں

وحی جبرائیل رب کی طرف سے آئی

خدا کے حکم سے تیرا خروج ہوا

کفّار کے دل میں دشمنی کا غم ہے

نبی پاکؐ اپنے دوست صدیق کے ساتھ

حکم مانتے ہوئے غار میں چلا گیا

اژدھے نے انگڑائی لے کر ڈنگ مارا

ابو بکرؓ کے پاؤں کے تلوے میں

وہاں سے نکل کر سر نکالا سانپ نے

پیارے محمدؐ کی جانب نگاہ ڈالی

مجھے بچپن سے آپؐ کو دیکھنے کی تمنّا تھی

پاؤں رکھ کر اس نے ہمارا راستہ روکا

پلک جھپکتے ہی ڈنگ کا زہر نکالوں گا

اژدھے نے منہ سے چوس کر زہر نکالا

تین دن وہاں گزار دیئے

اس دوران ایک کھجور تک نہیں کھایا

یہ ارمان دل ہی میں رہ گئے

مسلمان بے چارہ تیرا انتظار ہے

مکمل تسلی کے ساتھ چلے گئے

کلمے میں خدا کی طرف سے مکمل برکت ہے

ئ☆ء

باطن خدا اپنی قدرتوں سے ظاہر ہے

باطن خدا اپنی قدرتوں سے ظاہر ہے

اوّل سے آخر تک اسی کی بادشاہی ہے

الٰہی ہمیشہ سے قائم و دائم ہے

اسی فرش پر دنیا والوں کو فنا ہے

اللہ کے سوا اور کچھ نہیں

کوئی کوچ کر گیا اور جگہ خالی ہے

سب کو لے جانے والا عزرائیل ہے

ہمیشہ سے جانداروں کی زندگی سے جنگ ہے

ہر وقت اس زور آمد کے آنے کی خبر ہے

جہاں دیکھو ہر ایک فریادی ہے

وہ پرایا بزرگر (خدا کا) بے گناہ ہے

محمد مصطفیٰؐ شفاعت کریں گے

اللہ کی طرف سے ہے ہر نام جدا ہے

آپ کا رُخ انور سے بے بدل ہے

دمکتا ہوا چہرہ بے مثال ہے

مثل چودھویں رات کے چاند کے

چاند سے زیادہ زیبا ہے

ہر سمت دوست کی تعریفیں ہیں

چاروں یار ایک دوسرے کے رازداں ہیں

ہزاروں صحابی دین کا خزانہ

انھوں نے بے ثبات دنیا چھوڑی

وہاں نور محمد مصطفیٰؐ کا ہے

وہاں دودھ اور شربت کے تالاب ہیں

حوض کوثر کا بہتا ہوا پانی

اس درخت پر خدا کا سایہ ہے

کستّوری خوشبو کی مہک اور ہوائیں

قابل دید شاندار عمارت و محلّات

ان میں لعل و موتی جڑے ہوئے

نبیؐ درمیان میں مور کے مثل ہے

تمام مومنوں کو مبارک ہو

محمدؐ کی صفت و ثنا کی حدیثیں ہیں

مسجدوں میں مستقل عالم ہیں

منہ سے اچھی باتیں ہی نکلتی ہیں

کیا خوب اچھی نصیحتیں

الٰہی علم کی فراوانی ملے

سچ کہتے ہیں لوگوں کو پتا ہے

اپنی تعریف کرنا اچھی نہیں

دنیا میں دل مت لگا کہ یہ بے ثبات ہے

تھوڑی ہی دیر میں اس سے جدا ہوں گے

تاوقت اور عصر نماز قضا ہو جائے

جس طرح قافلے رواں دواں ہوں

چاہے کوئی خان ہو شاہ ہو یا گدا

کوئی امیر ہو یا راندہ درگاہ

اپنے منہ سے میاں مٹھو بنے

بدنامی کے باوجود اپنے آپ کو خان کہلائے

در اصل ابلیس اور بڑے شیطان ہیں

کبھی دو جان بوجھ کر لڑانے کی کوشش

سازشانہ راز و نیاز اور خلوّت

دل میں ہزاروں دھوکے فریب

آخر زمانہ اور دنیا کے زلزلے

باپ بیٹوں سے تکرار ہے

مکر اور فریب اور بزدلانہ حرکات

حرام حرص میں مصروف

فرض نمازیں قضا ہوتی ہیں

موت تو اچانک آ جائے گی

اسی وقت تمھارا حساب بے باک کردے گا

دوستوں سے اجازت تک موقع نہیں دیتا

نہ ہی معذور اور بے بسوں کی پروا

کمزور آج تیرا نام پکارتے ہیں

ہزار حیلے اور دارو درمان

قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے

ولی اور اولیا بے بس ہو جاتے ہیں

وہی ہوتاہے جس طرح رب کی مرضی ہوتی ہے

ایک گھڑی میں لاکھوں قدرت

جو کل تھے وہ آج کہاں ہیں

یہ مسافر خانہ ہے اصل ٹھکانا وہاں ہے

ساری دنیا اسی جانب رواں دواں ہے

چاہے بوڑھا ہو جوان یا چھوٹا

اس پڑی میں آکر سب کو جانا ہے

قبر تنگ ہے مگر اسی میں جانا ہے

وہ توبہ و زاری کی جگہ ہے

کھانے والے کیڑے اور مختلف بلائیں

خون خواروں کا خوف و ہراس

میری مالک سے درخواست ہے

مجھے ظالم کے ظلم سے بچا

خدا کو کلمے کے ذریعے یاد رکھ

ئَ☆ء

بیت اللہ مغرب کی سمت ہے

بیت اللہ مغرب کی سمت ہے

اسے خدا پاک نے عزت بخشی ہے

میری روح کو یقین ہو گیا ہے

حاجیوں نے جاکر بیت اللہ دیکھا ہے

کاش ہماری زندگی میں یہ بات ہوتی

ہم بھی اپنی آنکھوں سے بیت اللہ دیکھتے

کسی تاخیر کے بغیر زندگی میں ایک دفعہ دیکھتے

رحمت کی بارشیں ہم پر بھی ہوتیں

جب سندھ سے روانہ ہوں

خوشی سے فاصلے طے ہوں

روضہ رسولؐ کے پاس جاؤں

اس سے ہمارے گناہ کم ہوں

خدا ہم پر مہربانی کی نظر کرے

ہمیں جنّت البقیع میں جگہ دے

جنّت البقیع مؤمنوں کی جگہ ہے

سرسبز و شاداب سایہ دار جگہ ہے

کستوّری کی مہک آتی ہے

حور چودھویں کے چاند کی طرح ٹہلتی ہیں

چودھویں کے چاند کی چمک دمک ہے

وہاں کے جانوروں سے مجھے محبت ہے

ہر جگہ موت کے حملے کا خطرہ ہے

ابھی تک جوانسال غریب زندہ ہے

یَ☆ء

محمد رسول اللہ آؤ

محمد رسول اللہ آؤ

ہم سب کی شفاعت کرو

معراج پر تیرا تخت ہے

ساری امت کا یہ بخت ہے

آ جا کہ آخری وقت ہے

یہ ہے پاک کلام اللہ

آ جا محمدؐ رسول اللہ

ادھر سورج جلا دے گا

محمد مصطفٰی آئے گا

چادر کا سایہ کر دے گا

اپنی کملی ڈال جاؤ

پیارے رسول آ جاؤ

اتنا تو یقین سے ہوں

امتی تیرا ہوں

گنہگار ہوں پھر بھی تیرا ہوں

تیرے پھولوں کی خوشبو ہے

میرے پیارے کی آمد ہے

محمد ہمارا نگہبان ہے

دنیا کا نگران اور مظہر شان ہے

ازل سے میر دیوان ہے

پُل صراط سے گزر جاؤ

اے رسول خدا آ جاؤ

آج دل نے کہا مجھ سے

قسمت ہے مہربان مجھ سے

نماز پنج گانہ ہے

بیت اللہ سر سبز اور سایہ دار ہے

محبوب خدا میرا سردار ہے

جوانسال مستانہ کرے اظہار

عیب ہم میں ہزاروں ہیں

اللہ ایمان کو سلامت رکھ

تجھ کو پیارے خدا لائے

اپنے رحمت بیکراں سائے

یؑ☆ء

پا پیادہ جاؤں گا

پا پیادہ جاؤں گا

اپنے پیغمبرؐ کے پاس

دل میں اس روز ٹھنڈک ہوگی

جب وہاں کی زیارت نصیب ہوگی

خدا کی مہربانی ہے

قرآن اور کلمے کی

جو مسلمان کی نشانی ہے

بندہ تجھے مبارک ہو

الٰہی میں گنہگار ہوں

حساب کتاب کا زیر بار ہوں

تیری بخششوں کا امیدوار ہوں

اپنی نگاہ مہربان ڈال

تعریف تیرے قدرتوں کی

بڑے بڑے معجزوں کی

ان کی شہرتوں کی

اس کھلی جگہ کی

تو خدا کا محبوب ہے

تیرا کوئی ثانی نہیں ہے

تو غریبوں کا وارث ہے

تیرے قدموں پہ سر میرا

ابراہیم یہ شعر کہے ہے

خدا دلوں کا حال جانے ہے

ہماری پکار سنے ہے

مدینہ کی جانب چلے ہے

ئ☆ء

دیکھی قدرت خدا کی

دیکھی قدرت خدا کی

دل ایک اندھیرے غار میں

بیٹھا سوچ میں غلطاں ہے

بڑے مخلوق کے بارے میں سوچتاہے

کہیں سے حکم آتا ہے

سرکار کا ایک ہر کارہ

بڑا زور آور طاقتور ہے

مخلوق کو یکسر تباہ کرتاہے

چاہے تاج دارِ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو

جسم میں خوف طاری ہے

تنگ دروازے سے گزار دے

دوبارہ واپسی ممکن نہیں

دیکھ کہ زندگی مختصر ہے

پھر کنجوسی سے کام کیوں لیا

زندگی پیاری اور میٹھی چیز ہے

دودھ اور شراب کا شادیانہ ہے

بھائیوں کی ایک محفل ہے

موت کا غم ہمیشہ ساتھ ہے

کبھی بخار کا بہانہ ہوتا ہے

کبھی سر درد اور ایسے درد کا بہانہ

حسین منہ سے بات نہ نکلے

تاریک رات میں کیوں نہ جانا پڑے

اگلے جہاں کا سفر کرتے ہو

صبح کو یہ خبر پھیل جاتی ہے

میرے دل سے ایک اور بات نکل آئی

جوانسال کہتا ہے جب مروں گا

تو مردود کہلاؤں گا

خبر دور دور تک پھیل جائے گی

غسل دینے کے لیے لوگ پھریں گے

چہرہ اور منہ سیدھا کریں گے

دونوں ہاتھ اور پاؤں بھی

جب مجھے موت پچھاڑ دے گی

اور پھر کبھی اٹھ نہ سکوں گا

لوگ کہیں گے بخار کی وجہ سے مرا ہے

آنکھوں پر پٹی ڈالیں گے

منہ اور ہونٹ برابر کریں گے

زبان پر کلمہ جاری ہو

یہ مسلمان ہونے کی علامت ہے

میرے دل نے تیرا موضوع اٹھایا

نئی کہانی سن لے

کالے کتّوں سے دیکھ لیا

جسم بھوک سے سوکھ گیا

گرمیوں کی سخت لو

سردیوں کی یخ بستہ ہوائیں

جان بے حال ہوتا ہے

مالک سے دور نہیں ہوتا

دشمن کئی گنا بہتر ہیں

میرے مقابلے میں دوگنا بہادر ہیں

بے اطراء لوگوں سے

ان کا دم داڑھی کے بال سے بہتر ہے

آخرت میں ان پر کوئی گرفت نہیں

میں نے سب کو سن کر کہا

مجلس کے لوگ ہنسنے لگے

صرف غریبوں سے مخاطب ہیں

سارے امیر یہ سوچ لیں

سمجھانے کے لیے قرآن نازل ہوا

تیس پارے سنہرے پھلوں کے ساتھ

تمام دنیا میں مشہور ہیں

مومنوں کے پاس موجود ہیں

سائے تلے بیٹھ کر کھاتے ہیں

کلمے کے ذریعے ہی نجات ملے گی

بیل کا رکھوالا کوئی نہیں

اوپر کے چمڑے اکھاڑتے ہیں

رسی کھول کر مال کے ساتھ چھوڑتے ہیں

دن بھر آوارہ گردی کرتے ہیں

ہم نے یہ بات بیان کی

زر و جواہر سے مزین کیے

لوگ کہتے ہیں گمراہ ہوا

یَ☆ء

جوانسال رب کا غلام کہتاہے

جوانسال رب کا غلام کہتا ہے

تمام لوگ سنیے گا

حدیثوں میں پند و نصائح ہیں

رب دونوں جہانوں کا مالک ہے

تیری قدرتوں کی کوئی کمی نہیں

نیک اور بد کو دیکھ رہا ہے

محمد رسولؐ بڑے شان والے

جب رب کی وحی نازل ہوئی

قرآن پاک بھیج دیا

آخری نبیؐ مہربان ہے

اصحاب اور مؤمنوں کے ساتھ

دوستوں اور ہمسائیوں پر

بیان کرکے دین کو ظاہر کیا

حدیثوں میں یہی احکام ہیں

حق اور حرام کو ظاہر فرمایا

پانچوں نماز روزے سمیت

انسانوں پر فرض کیے

وہ جو دولت مند لوگ ہیں

اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں

اُن پر فرض ہے کہ ایک دفعہ حج کریں

جو کم بخت اور بالکل جاہل ہیں

دین اُن کے لیے گویا کوئلہ ہے

جس طرح کوے بندوق سے خوف کھاتے ہیں

دیکھ کر دور بھاگتے ہیں

جو فقیر اور مؤمن ہیں

قرآن پاک حق سمجھتے ہیں

رسولؐ کا نام لیتے ہیں

پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں

روزہ رکھتے اور رب کے حکم سے تہجد پڑھتے ہیں

خدا کا ذکر کرتے ہیں

اذان اور نماز دین کی نشانیاں ہیں

حق پر مستقل قائم ہیں

آگے رسولؐ ان کا ضامن ہے

ملائک میں لے جائیں گے

حوض کوثر اور باغ کے احاطہ میں

حور ہزاروں زیورات سمیت

یہ مؤمنوں کو ملیں گی

خدمت کے لیے غلام ہوں گے

جاہلوں کے لیے سخت سزا ہے

جو راہ سے بھٹک گئے

حق اور حلال سے ناواقف ہیں

دن رات چلتے پھرتے ہیں

جیسے بھوکے درندے

غریبوں کا مال کھاتے ہیں

سوا لاکھ پیغمبر آئے

سب نے منکروں پر لعنت بھیجی

ابلیس کے دوست اور ساتھی ہیں

مسلمانوں کی کوئی علامت نہیں

کافر کی طرح شرک کرتے ہیں

بے دین بدعت کرتے ہیں

درختوں پر جھنڈیاں کھڑی کرتے ہیں

سر کے بال وغیرہ منت کرتے ہیں

مرادیں اور خوشیاں مانگتے ہیں

سارے نماز روزوں کے ساتھ

بھیڑ بکریوں سے محبت کرتے ہیں

جو کچھ قرآن نے فرمایا

تمھاری کہانیاں معلوم نہیں

جاہل شیطان کے راہ پہ چلتے ہیں

بھاگ کر وہی راستہ لیتے ہیں

ڈھول اور موسیقی بجاتے ہیں

مرد خواتین کے پاس آتے ہیں

فساد کا ہنگامہ برپا کرتے ہیں

گھوم پھر کر پیسے انعام کے طور پر دیتے ہیں

جس طرح سے کنجریاں ناچتی ہیں

یہ منحوسوں کی علامات ہیں

ان کالے دل والوں سے رب بیزار ہے

جاہل بے نمازیوں سے

اپنے تکبّر کے ساتھ چلے جاتے ہیں

اپنا لباس دیکھ کر غرور کرتے ہیں

ان کے دلوں میں موت کا گمان نہیں ہوتا

محفلوں میں اکٹھے ہوتے ہیں

موسیقاروں کو لایا جاتا ہے

حرام گفتگو کرتے ہیں

بھنگ اور شراب پیتے ہیں

خنزیر کے خون کے برابر ہیں

چاروں مذہبوں میں حرام ہے

یہ جنّت کے مستحق نہیں

یہ جہنّم میں مصائب اُٹھاتے رہیں

جاہلوں کے لیے دین پر چلنا معیوب ہے

ولور کے پیسے لیتے ہیں

بُرے لوگ ہیں

بچیوں کو بکری کی طرح فروخت کرتے ہیں

خواتین عاجز ہوتی ہیں

اپنے ماں باپ کو بدعا دیتی ہیں

بڑے مصائب میں ہیں

ان گنت پیسے لیتے ہیں

ایسے پھینکتے ہیں جیسے کنوئیں میں پتھر پھینکا جاتا ہے

بعد میں کچھ بھی معلوم نہیں کرتے

روتے پیٹتے اپنے دن گزارتے ہیں

بے دین کتّے اور جاہل ہوتے ہیں

ایسے بُزدل کاٹو تو لہو نہیں

اُن کی ہزاروں بُری عادات ہوتی ہیں

میں کتنے گنوں

قیامت میں رسولؐ ان پر توجہ نہیں دے گا

قیامت کے دن خود شرمندہ ہوں گے

یہ بغیر توبہ کے مرتے ہیں

جب لحد میں اُتر جائیں گے

(پھر اپنے ہاتھ ملیں گے)

منکر نکیر اپنی دہشت کے ساتھ

لوہے کے گرز کے ساتھ پہنچتے ہیں

دوبارہ زندہ کیے جائیں گے

پہلے کی طرح مر جائیں گے

بٹھا کر دل کا احوال لیں گے

ان کے نیک اعمال دیکھے جائیں گے

پہلے یہی پوچھیں گے

کس نبی کی امت ہے

تمھارا دین کیا ہے

ان زور آوروں کو دیکھے گا

جسم کانپنے لگے گا

دہشت سے زبان بند ہو جائے گی

کچھ کہہ نہ سکیں گے

وہ شیر کی طرح للکاریں گے

سر پر گرز ماریں گے

خوب کوٹتے ہیں

وہ خدا کی قدرت کے ساتھ

پھر طاقتور ہو جائے گا

جس طرح پہلے بیان کیا

پُل صراط کے قریب

ملائک دھکے دیتے ہیں

نیچے انگاروں کے درمیان گریں گے

وہاں اپنا حساب بیباک کریں گے

جہنّم کا پانی پئیں گے

زقوم اور کڑوے پانی

عذاب اور تکالیف اٹھائیں گے

بیٹے باپ سے بیزار ہوں گے

بھائی عزیزوں رشتہ داروں سے

کوئی نہیں کہتا کہ میں تیرا دوست ہوں

اپنی نیکیاں کام آئیں گی

میرے کہے گئے اشعار اور بیان کی ہوئی باتیں

عالموں سے پوچھے

یہ بات حدیثوں سے ثابت ہیں

اے جاہلو! توبہ کیجیے

خراب عادات ترک کر دیجیے

یہ گلے شکوے اور غیبت

یہ بے ثبات دنیا فانی ہے

یہ عمر فضول گزار دی

عید کے دن قربانی کیجیے

قیامت کے دن براق بنیں گے

پُل صراط پر کام آئیں گے

مالک سے عرض کرتا ہوں

رب کے دروازے پر امان مانگتا ہوں

قیامت کے دن کے سخت غموں سے

ساتھیوں سمیت مجھے بچائے گا

مؤمنوں کے ساتھ ہمارا حساب کتاب کیجیے

محمدؐ ہمارا ضامن ہو

میں کلمہ یاد رکھتا ہوں

محمدؐ کا نام لیتا ہوں

یٔ☆ء

اے جوانسال قصہ سنادے

اے جوانسال قصہ سنا دے

دنیا اپنے آخری مراحل میں ہے

بھائی بھائی کے خلاف بکواس کرتا ہے

یہ شیطان کے بہکانے کی وجہ سے ہے

حساب کریں تو چودھویں صدی ہے

ملک میں مردوں کا قحط بہر حال ہے

قارون کی طرح کافی دنیا اکٹھی کی

شکل انسان کی اور خاصیت درندے کی

جوانسال نے مداح کے انداز میں کہا

جو اپنے تئیں گناہگار ہے

بے حیا ہر جگہ خوش ہے

شکم سیر لیکن رو بہ سیاہ ہے

حیا نے بھری محفل میں کہا

ارے میرے بہتر اور بڑے لوگو

میرا ٹھکانا آنکھ اور اس کی دید ہے

منہ کالا ہونے سے خالی پیٹ رہنا بہتر ہے

یَ☆ء

جوانسال حقیقت حال بیان کرتاہے

جوانسال حقیقت حال بیان کرتا ہے

مؤمنو رب کی تعریف ہے

خدا تعالیٰ قدرت والا بادشاہ ہے

یہ خوبصورت دنیا اپنی قدرت سے پیدا کی

پہاڑ اور چاروں طرف دریا ہیں

زمین پھیلا دی جو سب کا مسکن ہے

پیارے جان داروں پر تیری نگاہ ہے

آدم کو بڑی عزت بخشی

دنیا میں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں

دنیا فانی ہے کوئی بقا نہیں

کسی کو تیرے رازوں کا علم نہیں

ان چیزوں کا حال عالم بتاتا ہے

نیک اور بد کے فیصلے ہوں گے

قیامت کے روز زلزلہ ہو گا

اس روز تخت پر قاضی خود خدا ہو گا

زمین سکڑی اور سورج سے آگ اُگل رہی ہو گی

نفس کے پیروی کرنے والے جمع ہوںگے

سب کے اعمال سامنے ہوں گے

خطا کاروں کے منہ کھلے کے کھلے رہ جائیں گے

لوگوں کے ہر گروہ کا معاملہ الگ الگ ہو گا

ناانصافی کرنیوالے الگ کیے جائیں گے

سروں پر منکر نکیر کے گرز لگیں گے

تم نے غریب، عاجز اور بے گناہ کو ستایا

خدائی خدمت گار پکڑ کر لے جائیں گے

جو دین محمدی سے جدا ہیں

وہی ہی شیطان ہیں

لوگو تکبّر مت کرو

ابلیس کے تکبّر کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا

انکساری اور عاجزی تمھارے لیے بہتر ہے

مؤمن حق کی راہ پر ہوتا ہے

غریب اور عاجز کی نیت صاف ہے

جنتی کا مقام بہت بلند ہے

فیصلوں کا مالک خود خدا ہے

میرے مصطفیٰ اپنے وعدے پورے کریں گے

زبان نور کی اور آنکھیں روشن

نگاہ نیک اور محبت کا دریا ہے

گناہ اور خطا بخش دیئے جائیں گے

خود ہی ضامن اور مخلوق کی شفاعت کرے گا

محمدؐ امت کی پشت پناہی کریں گے

سرور کائنات محمد مصطفیٰؐ ہوں گے

سروں پر بادل کا سایہ ہو گا

سب کو پل صراط سے گزرنا ہو گا

دین دوست بلاجھجک گزر جائیں گے

تاریک دوزخ کی تپش اور گرمی

بزدل کافر اور منکر گر جائیں گے

حرام خور اور زنا کار

سخی کا بیڑہ پار ہے

خدا کے بتائے ہوئے طریقے افضل ہیں

بہشت مؤمنوں کا مسکن ہے

وہاں قابل دید باغات ہیں

حوض کوثر اور شفاف دودھ کی نہریں

خدائے پاک سے عرض گزار ہوں

اس دودھ سے مجھے ایک گھونٹ پلا دے

مسلمانوں کو کلمہ نصیب کر دے

ئ☆ء

غریب بندہ بہتر راہ کی طرف نظر کر

غریب بندہ بہتر راہ کی طرف نظر کر

پانچ وقت کی نماز پڑھ رمضان کے روزے رکھ

خدا کی راہ اختیار کر

احکام خداوندی کی بجا آوری میں کمی نہ کر

اسی کے بتائے راستوں پر عمل کر

نامناسب کاموں سے پرہیز کر

سر کے بوجھ کا اندازہ اور قدر کر

دونوں آنکھوں سے زندگی کا انت دیکھ

اپنی زبان کو اچھی باتوں تک محدود رکھ

منہ سے مسکراہٹ اور خوش خلقی اختیار کر

اپنا دل مؤمنوں سے لگائے رکھ

اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھ

بُری صحبت سے اپنے آپ کو دور رکھ

دل کو کسی دوسرے خیال سے الگ رکھ

نامحرموں کو ماں اور بہن سمجھ

ابلیس کی باتوں سے اپنے کو دور رکھ

ایسا نہ ہو تمھیں آنکھوں سے اندھا کر دے

تمھاری خوبیوں اور نیکیوں کو برباد کر دے

خالص محنت کو زمین میں نہ گاڑ دے

تجھے گورخر کی طرح شکار نہ بنا دے

کہیں تمھیں اپنا ساتھی نہ بنا دے

اپنے گلے کا طوق تمھاری گردن میں نہ ڈال دے

کہیں بنیا کی دکانداری کا حصہ نہ بنا دے

تمھارا شمار ھامان جیسے نافرمانوں میں نہ کر دے

رسولؐ کی رحمتیں تم پر برستی رہیں

تاکہ تمھاری جگ ہنسائی نہ ہو

ان اشعار کو نصیحت سمجھ کر سن

خدا کو اپنے سر پر قہار گردان

خراب خصلتوں سے کنارہ کش رہ

پرانے دشمنوں سے جنگ رکھ

اس احمق شیطان کو ہمیشہ زیر رکھ

جس طرح اونٹ کو مہار کے ذریعے قابو میں رکھا جاتاہے

بُرے خیالوں کو زمین میں گاڑ دے

حلال لقمے سے گزر بسر کر

نماز اور روزے کو فصل کی بنیاد بنا

جہاں تک ہو سکے زیادہ اچھائیاں کر

اپنے قیمتی لباس کو باغ و بہار رکھ

انار کے پُر پھل درخت کی طرح

عاجزی اختیار کر

ہر سمت کے خطرات پر کان دھر

اپنا سامان پہلے سے تیار کر

ایسا نہ ہو کہ پھر طعنوں کا نشانہ بنو

حساب کتاب کے لیے تیار رہ

ایسا نہ ہو کوئی تمھیں بہکا دے

تاب نہ لا سکو گے سمجھ داری سے کام لو

یہ اندیشے سب تک پہنچا دو

خیانت سے ہمیشہ پرہیز کر

دن رات دل میں موت کا گمان کر

جس روز تمھیں یہاں سے روانہ کیا جائے گا

اس دروازے کی امید و طمع رکھ

غلط کاریوں اور مشکلات سے امان میں رکھ

نبیؐ کے میٹھے کلمے کی برکت سے

یَ☆ء

ہم آدم کے پوتے ہیں

ہم آدم کے پوتے ہیں

ہمارے نیک و بد کا جد امجد ہے

ایک برا وجود ہمارے ساتھ ہے

کالا چہرہ اور خنزیر کی طرح

اس کی آواز کالے گدھے کے موافق

منہ میں چھری کی طرح کے تیز دانت

گلے میں لعنت کے طوق ڈالے

سر پر مٹی کی آلودگی

میں نے پہچان لیا تو شیطان ہے

بے اعتبار اور ایمان چھیننے والا ہے

خون صاف اور خیالات پختہ ہیں

ظلم اور زنا کاریوں میں تو شامل ہے

موسیقی کی طرف دوڑتا جاتا ہے

بیٹھ کر شیخیاں بگھارتا ہے

تو خود رو پودا ہے

تمام بُرائیوں کا مرکز ہے

اللہ کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہو

بد صورت منہ سے تکبر کا اظہار کیا

میرے خیال میں بے ہودگی کے مرتکب ہوئے

تمام مواقع ضائع کر دیئے

اپنا خانہ خراب کر لیا

تجھے دور پھینک دیا گیا

چونکہ تیری قسمت نے تجھے چھوڑ دیا

کتوں نے تیرے چہرے پر پیشاب کیا

تو شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا

تجھے عزرائیل نے بھی نہیں مارا

تا قیامت تو زندہ در گور ہے

دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے

مٹی کے برتن توڑتا ہے

روئے زمین میں تباہی پھیلائی

ہر سمت آگ لگائی

پرانے قلعے کو برباد کیا

بہت سے گھرانوں کو تباہ کیا

تو کالی رات کا چور ہے

ہمارے ڈیرے سے تو خالی ہاتھ جائے گا

خود ہی تباہ ہو جاؤ گے

دوزخ کی گہرائیوں میں گر جاؤ گے

ہم پیغمبر کی امت ہیں

نامدار محمدؐ پر نور کے

ہم رسول کا دامن تھامے ہوئے ہیں

ہمارے اوّل و آخر کے ضامن ہیں

جوانسال غریب اور عاجز کو

قرآن اور کلمہ کے باعث پُر امید ہے

ی☆ء

ہر لمحہ یاد ہے رب تعالیٰ

ہر لمحہ یاد ہے رب تعالیٰ

بغیر مانگے روزی دیتا ہے

دن کے وقت مویشیوں کے ساتھ پھرتے ہیں

کچھ اس خیال سے بھی مناظر کو دیکھیں

تیری جانب سے حکم ہے

دونوں جہانوں کے حال سے باخبر

تیرے احکام قیمتی

اپنے دامن سمیٹے ہوئے

روح سفر کرتی ہے

کئی لوگ مصائب میں اُلجھے دیکھے

ریل کے ڈبے بھرے ہوئے

کچھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے

ان کی روح تڑپ رہی تھی

یہ ان کی اپنے کیے کی سزا تھی

میرے اطوار و عادات کو

بس چلے تو نہ چھوڑوں

لوگوں نے انسانیت چھوڑ دی

علاقے میں بے ایمانی بڑھ گئی

نام نہاد سیدوں نے شیطانی وطیرے اختیار کیے

بڑے لوگ محض نام کے رہ گئے

لچے ، لفنگے اور زانی

شیطان کے مرید اور پیروکار

محض گھر بیٹھے کام نہیں چلتا

انسان مقصد کے بغیر پیدا نہیں ہوا

نادان اب بھی نہیں سمجھتے

آخر اس دنیا کو فنا ہونا ہے

ایک دن بہت افسوس کرو گے

پھر دنیا کی رنگینیوں کو چھوڑ دو گے

دوسرے لوگ تجھے تیار کریں گے

دوسری دنیا کے لیے روانہ کردیں گے

پھر بہت افسوس کرو گے

لوگو تمھیں کچھ نصیحت کروں

مصیبت کو مول نہ لے

اُدھر کا نظام ہی الگ ہے

ایک چوّنی بھی ہاتھ نہیں آتی

سورج کی تپش بہت تیز ہے

سائے کے لیے پکارو گے

کوئی راہ فرار نہ ہو گا

اگر تو خیر خواہ ہے تو کہتا جا

وہ جو حرام چیزوں سے دور رہتے ہیں

اچھے اچھے کام کرتے ہیں

گویا جوانی میں پیر مرد ہے

تہجد اور تفسیر پڑھتے ہیں

اچھی تقاریر کرتے ہیں

کچھ عالم اور عاقل ہیں

آخرت ان کے لیے ہے

بہشتی حوروں کے ہمنشیں ہوں گے

جو کہ ہر وقت دوشیزہ ہیں

سروں پر سونے کے تاج

دن اور رات ہشاش بشاش ہیں

نقرئی برتنوں میں بھرے خوراک

دودھ کی بہتی ہوئی وافر نہریں

اُفق سے نور کی شعائیں

اوپر سے رحمت برستی ہیں

نیچے عطر کی خوشبو پھیلی ہوئی

کہانی بڑی طویل ہے

میرے دل میں ایک اور خیال آتا ہے

ایک بڑا خان ہو

موٹا تازہ بھاری جسامت والا

قوم کا ایک بڑا بے ایمان

سر پر بہت بڑی پگڑی باندھے

زیادہ مال جمع کرے

یہ بھی ایک طرح کا انسان ہے

دوسرا بے ایمان راہزن

اپنے اندر شیطان کو بسائے

ہر جگہ لوٹ مار کرے

روزانہ نقصان پہنچائیں

یہ بھی ایک طرح کا انسان ہے

تیسرا لاغر اور سادہ لوح

اپنے کندھے پر راشن اٹھائے ہوئے

اپنے ہی روزگار سے کام رکھتا ہے

یہ بھی ایک طرح کا انسان ہے

انسان کی اصل چیز سیرت ہے

دور اندیش اور شان والا

ایمان کی دولت سے مالا مال

پھر درمیان میں بڑا میدان ہے

آنکھوں نے کئی رنگ دیکھے ہیں

کبھی امن ہے تو کبھی جنگ

کبھی خوشی تو کبھی تنگ

کبھی پاؤں کے ساتھ کبھی لنگڑا

کبھی نرا احمق

کبھی للکار سے پہاڑ گر جاتے ہیں

کبھی سانس تنگ ہو جاتی ہے

مفلسی انسانوں کو بے رنگ بنا دیتی ہے

کسی کو اس کی کیفیت سے دوچار نہ ہونا پڑے

آدمی کو بدمعاش رسوا کردیتے ہیں

اس سے بہتر ہے کہ سانپ ڈس لے

بدمعاشوں پر پند و نصائح کا کچھ اثر نہیں ہوتا

جو دین محمدی سے دور ہے

وہ دین کے دشمن اور حریف ہیں

کفار کعبہ کو نہیں مانتے

پاک کلمہ پر یقین نہیں رکھتے

ان کی جگہ دوزخ کی آگ ہے

اے پیغمبر انھیں تباہ کر دے

علی حیدر شیر

نعرہ حیدر لگاتے ہوئے

درانتی سے گرد نہیں کاٹتے

اچھے لوگوں سے علاقے خالی ہو گئے

بے وقوف پیدا ہو گئے

آنکھوں سے اندھے کانوں سے بہرے

حرص نے انھیں کوڑھ میں مبتلا کر دیا ہے

سیر گدھوں کی آوازیں بلند تھیں

آیئے آگے چلتے ہیں

ان کے ماتھے پر جوتے مارے جاتے

تو شاید یہ کچھ احتیاط کرتے

ماں خوش کہ اولاد نرینہ ہے

یہ ماضی کی داستان ہے

اب ایک نیا دفتر بیان ہو

نئی کارروائیاں ہیں

ذرا کمی بیشی نہیں

ایک درخت پر تیس پھل

ہر شاخ کا اپنا ہی پھل

قریب رہنے والے پڑوسی

عرش کے میٹھے خزانیں نوش کرے

جھولی بھر کے لے جا

دانا ہمیشہ انتخاب کرتے ہیں

حیوان یہ کیا جانیں

چراگاہ میں جا کر چرتے ہیں

اب بیٹھ کر عرض کرتا ہوں

نسوار کی ڈبیہ نسوار کے ساتھ گم ہو جائے

اپنی گندی بدبو کے ساتھ

حقّے کا تعلق آگ سے ہے

ہمارے خیال میں جانی دشمن ہے

دل کو جلا کر راکھ کرتا ہے

تمام رات کھانسنے پر مجبور کرتا ہے

لوٹے سے تعلق جوڑتا ہے

اعضاء کو تازہ کرتا ہے

پکڑ کر مسجد لاتا ہے

جو جنّت پہنچا دے

جو کہ سر سبز شاداب ہے

دین سے باہر اندھیرا

زندگی دو دن کی ہے

سوچ سمجھ کر اشعار کہے

بے شک ہر ایک یاد کرے

چاروں طرف کان لگا کر سنو

بیماری محض ایک بہانہ ہے

ڈاکٹروں کی ہزارہا دوائیاں ہیں

قندہاری فصل [ملک الموت] نہیں چھوڑے گا

دوستوں کو مجبوری سے جدا کرتی ہے

اللہ تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں

لاشیں بھلا کس کے کام کی

دور دور سے پھرتے ہیں

صرف خدا کا حکم باقی رہتا ہے

پیارے محمدؐ کو یاد کرتا ہے

کلمے سے جسم کو ابھارے

ئ☆ء

ایک ہی لمحہ میں رب کے ہزاروں معجزے

ایک ہی لمحے میں رب کے ہزاروں معجزے

آسمان کو عجیب استحکام دیا

نیچے ٹھوس زمین بنادی

چاروں طرف سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے

رب نے عزرائیل کو حکم دیا

بیچ زمین سے مٹھی میں خاک

فرشتوں نے مدینہ کو زمین کا وسط قرار دیا

مٹی لایا تاکہ آدمی بنا دے

مشت خاک سے آدم کو تخلیق کیا

رب نے پھونک مارکر اس میں جان ڈال دی

اسے جنّت کے تخت میں جگہ دی

شیطان اس کا دشمن بن گیا

وہ آدمی کا ازلی دشمن ہے

اسی نے دادی حوا کو بہکایا

گندم کا دانہ کھانے کو دیا

جنّت کی نہر اور باغوں سے نکال دیا

حکم سے دھچکا لگا

مالک کے حکم کے آگے کسی کا نہیں چلتا

مشرق سے مغرب تک یکہ و تنہا

دونوں زندہ گر پڑے

یہ بات حدیثوں سے ثابت ہے

میدان عرفات میں ملاقات ہو گی

سر زمین عرب میں

حاجی وہاں زیارت کے لیے جاتے ہیں

وہاں جانے سے گناہوں سے نجات ملتی ہے

مالک کا حکم ازل سے اٹل ہے

بالکل نیک نظر سے دیکھتا ہے

تیری مہربانی سے نبیؐ پیدا ہوا

اپنی محبت کا اظہار کیا

نبیؐ پر اپنی وحی اُتاری

اسے تخت معراج پر لے گیا

خود نبیؐ سے ہمکلام ہوا

سردار جہاں تو امت کا ذمہ اٹھا

دوستؐ نے اپنے رب کو جواب دیا

رب نے نبیؐ کے باعث امت کا ذمہ لے لیا

کون درندے کی شکل میں آ سکتا ہے

ریچھ اور بندر کی شکل اختیار کر کے

رب نے اپنے دوست کو جواب دیا

اس دنیا میں تیری امت کی شکل نہیں بگاڑوں گا

یہ دنیا فانی ہے سب کو جانا ہے

قیامت کے روز ٹولیوں کی شکل میں ہوں گے

وہاں پورا حساب کتاب ہو گا

نبی پاکؐ کو قرآن مجید دے دی

وعظ کے ذریعے امت کو سب کچھ بتا دیا

مسلمان سمجھکر اس کی پیروی کریں

اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں

جوانسال غریب عاجزی سے کہتا ہے

یہ دنیا سرا سر فانی ہے

دنیا دریا کی طرح رواں دواں ہے

بندہ جہالت کی وجہ سے خراب ہے

نبیؐ نے راستہ بتلا دیا

ان ہی راستوں پر پوری طرح چلو

زندگی ہی میں نیکی کے کام کرو

زندگی کے دن تو پورے ہی ہوں گے

ملک الموت اچانک آ دھمکے گا

باپ بیٹوں کی قطار لگ جائے گی

اعمال ترازو میں تولے جائیں گے

خدا اور پیارے نبیؐ کا آسرا ہے

آخرت کا حال خود خدا جانتا ہے

کلمے کے ذریعے پیارے نبیؐ کو یاد رکھو

یَ☆ء

ہمارے سر پر حضورؐ کی نگاہ مہربان ہے

ہمارے سر پر حضورؐ کی نگاہ مہربان ہے

ظاہری علم اور کہیں باطنی مہربانیاں

تالا کھول کر دین کا در کھول دیا

اپنی مہربانی سے پیارے تاجدار کو پیدا کیا

اپنی یار غار ابو بکر کو بہت دوست رکھتے تھے

عمرؓ، عثمانؓ اور بہادر علیؓ

حسنؓ اور حسینؓ کے ساتھ شیر اور شکر ہے

حمزہؓ اور عباسؓ سچ بات کہتے

صحابہؓ کی شان سب سے بڑھ کر ہے

اللہ پاک نے انھیں اجر سے نوازا

ان کے دیکھنے سے روح خوش ہوتی ہے

بے ثبات زندگی گزر گئی ہے

کافروں کو قارونی مال و زر سے محبت ہے

مؤمن کو ان میں آگ نظر آتی ہے

اے خدا عاجز بندے کو بُرے کاموں سے دور رکھ

مشکل سفر کے منزل تک بآسانی پہنچا دے

حساب کتاب کے لیے میدان حشر ہو گا

اس خوف سے زمین و آسمان لرزتے ہیں

شیطان کے بہکاوے میں آکر بندہ بے خبر ہوا

تم ہی بتاؤ کہ حکم الٰہی کیا تھا

آخر تمھیں اس دنیا سے جانا ہے

گنہگاروں کے لیے قبر تاریک بن جاتی ہے

پوچھ گچھ کے لیے کراماً کاتبین آئیں گے

ان کے دیکھنے سے کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے

انگاروں سے آگ دہکتی ہے

اس آگ میں شیطان کی فکر بند ہو جاتی ہے

شیطان کے بہکاوے پر چلتا رہا

بتوں کی حد سے آگے گزر گیا

دن ڈھل گیا اور آنکھوں کے سامنے تاریکی چھاگئی

پہلے والوں نے سیدھا راستہ بتا دیا

زور لگا کر تمام حدود پھلانگ لیے

ساس اور بہو نرغے میں آ گئے

ماں اور بہن شاہ کی دعا سے بچ گئیں

محبوب عیاں ہونے سے محفوظ رہے

اس خوف سے زمین اور آسمان کانپتے ہیں

پہرے دار حساب کتاب لکھنے کے ماہر ہیں

روز حساب خدا خود قاضی اور قہار ہو گا

ہاتھوں کے بوئے فصل ظاہر ہوں گے

میرے اعمال دیکھ کر شرمندہ ہو جاؤ گے

ہر ایک کو اُس کا محنتانہ اور عوضانہ ملے گا

بھاری بوجھ اُٹھانا بہت مشکل ہوگا

تنگ راستہ جس کا کوئی کنارہ نہیں

تیز دھار تلوار گزرنے کا خیال ہی خوفناک ہے

تاریکی کے تصور ہی سے وجود کانپتا ہے

دوزخ کے جلانے والے آگ کا سامنا ہو گا

پھر بچھو اور سانپ ڈنگ ماریں گے

اژدھے ظالموں کی طرح منہ کھولے ہوں گے

جنگل کے شیر دھاڑتے ہوئے آئیں گے

شیروں کو گویا بآسانی شکار مل جائے گا

تاریک راستوں کے کنارے چوبدار کھڑے ہوں گے

روشن آنکھوں سے آنسوؤں کی نہریں جاری ہوں گی

اے خدا اِن درندوں کے چنگل سے بچا

دین کا دوست پیارا نبی ہی ضامن ہے

راہبر جلدی اس مشکل سے نکال

وہاں لے جا جہاں خوشبوئیں مہکتی ہیں

جہاں سبز درخت اور انار و دیگر پھل ہیں

سونے چاندی کے محلات اور مینار ہیں

جنّتی حوریں انتظار میں کھڑی ہیں

سہیلی اور بہن جنھیں دیکھ کر خوش ہوتی ہیں

سنہرے لباس میں ٹہلتے ہوئے خوبصورت لگتی ہیں

خوبصورت گردن میں چمکے موتی کے ہار

گیسوؤں سے خوشبو مہکتی ہوئی

دونوں جانب زلفیں سانپ کی طرح

لبوں کی مسکراہٹ روشنی پھیلاتی ہیں

نازک لب مدھر آواز

پُرخمار آنکھیں چودھویں کے چاند کی چاندنی گویا

ان سب کا شمار بیان سے باہر ہے

جب مؤمن اور حوروں کا ملاپ ہوتا ہے

اور خدمت گزار انھیں شیر شیریں پیش کرتے ہیں

جنّت کی نہریں ہمارا مسکن ہوں

بَراہم کہتا ہے کہ کلمہ شکر بجا لا

یَ☆ء

یار دل کے لیے باعث تسکین ہے

یار دل کے لیے باعث تسکین ہے

میں نے ایک رات اسکا دیدار کیا

پاک خدا کا نور ایک اسرار ہے

خوبصورتی کا دمک چمک ہے

دعاوں کے لیے وجہ دید ہے

ساری دنیا چمک پھیلاتا ہے

پیاروں کے لیے دیدار ہے

میں بلبل کی طرح اُسے چاہتا ہوں

گلزار میں ایک گل کھلا ہے

مہک و عنبر کی خوشبو لیے

نبیوں کے دربار کا ذکر ہے

محمدؐ علی سردار کی شان ہے

وہ جنتی بُراق پر سوار ہے

ساتوں آسمان سے پار ہے

عرش معراج کی سنگھار ہے

طہٰ و یاسین کی صفات لیے

چاروں سمت نور کا اظہار ہے

انتہائی شیریں گفتار ہے

نبیؐ آخر کے چار یار ہیں

ابو بکرؓ اور عمرؓ شان والے

عثمانؓ ادب اور حیا والے

شیر علیؓ دلدل پر سوار والے

کافروں کے سر پر قہر ہے

بادلوں کی گرج میں للکار ہے

فتح خیبر سے کفار ختم ہوئے

کندھوں پر تیغ و تلوار ہے

یہودیوں کے جسم پر آر پار ہے

دوزخی خنزیر گرجتے ہیں مردار

کئی خطا کاروں کا ہوا خاتمہ

محمدؐ نبی سچّا سردار ہے

اپنی امت کا نگہدار ہے

مجھے ہر وقت لاکھ شکر ہے

میں تیرے در پہ گداگر ہوں

میں غریب گنہگار ہوں

تیری شفقتوں کا امیدوار ہوں

تیری امت خبردار ہے

خرید و فروخت کا بازار ہے

عجیب بات کہ انسان غافل

سب کو جانا ہے ہر شخص آگاہ ہے

رستہ تلوار کی دھار ہے

خدا پاک کا عہد اور اقرار ہے

جیسا کرو تمھارا اختیار ہے

محمدؐ ہی وہ تاجدار ہے

تیری بڑی شان معراج ہے

معراج کے تخت کی عجیب سیر ہے

بات شیریں اور شکر ہے

تقدیر کے ہر حرف میں تفسیر ہے

روز میدان حشر کا ضامن ہے

یہ نور کامل بہت مشہور ہے

مخلوق خدا کا وہاں ہجوم ہے

ہر حکم سر آنکھوں پر ہے

کافر منافق مغرور ہے

رحمت کر خارجی دین سے دور ہے

تمھارا دشمن چکنا چور ہے

تمھارا مدعی حقیقتاً مغرور ہے

محمدؐ مرقّع نور ہے

تیری خدمت کے لیے جنّتی حور ہے

جن سے کافور ، مشک اور عنبر کی خوشبو ہے

وہاں شراباً طہور اور انگور ہے

تو رسول کا امتی ہے کلمے کا ورد کر

یَ☆ء

شعر کا کہنا آسان ہے

شعر کا کہنا آسان ہے

خدا کی پہچان مشکل ہے

دنیا میں دو چیزیں میری ہیں

ایک نفس اور دوسرا شیطان ہے

یوں ہی ابر آلودگی بے کار ہے

برسیں تو سب کے لیے بہتر

پرواز کرنے والے میکائیل آجا

قحط کی دوا تیرے پاس ہے

برسوں سے قحط سالی ہے

گزارہ مال گزاری پر ہے

غیروں کے دھکے سہتے ہیں

عورتوں کی الٹی سیدھی باتیں سنیں

اشعار کی منزل آگے ہے

اس کے در پر بیٹھ کر فریاد کروں گا

پہلے ہی سے واقف حال ہے

میرا سوال ماننے والا ہے

اس عاجز کی اپیل ہے

در رحمت وا کر دے

اللہ کی قدرت کو دیکھتا ہوں

اپنی حیثیت کی مطابق

فرشتوں میں دانا میکائیل

درخواست پڑھ کر تعمیل کرے

ویرانوں سے بہت سے خستہ حال منتظر

سوکھی گھاس سے جسم و جان جل گئے

بارشو ویرانے میں برسو

اونچے پہاڑوں اور میدانوں میں

ویرانے کے مستقل باسیوں پر

پیاسے جانوروں کی پیاس بجھاؤ

ویرانے کے ہرن اور ہرنیوں کو

میدانوں پر ہلہ بول دو

آسمان کے گرجتے بادلو

جلوے دکھاتے ہوئے آسمانی بجلی

گڈ مڈ ہو کر لہراتے ہوئے

دور افتادہ علاقوں کو روندتے ہوئے

بارشوں کے بعد سر زمین خوبصورت لگتی ہے

بروباد نم آلود ہیں

اپنے بازو اور پر پھیلاتے ہیں

زر و جواہر کے خزانے لٹاتے ہیں

جنگل میں منگل بن جاتے ہیں

اچھے ہمنواؤں کو یاد کرتے ہیں

برساتی نالوں کے کنارے بسے ہوئے

بلند پہاڑوں کے اوٹ میں

ڈھلانوں اور بلوچی قلعوں میں

خوبصورت جنگلوں کو دیکھتے ہیں

بار بار خدا سے مانگتے ہیں

اللہ تو وہ دن لا

ہر سمت بادل چھا جائیں

موسلادھار بارش کی جھڑی لگ جائے

اور کچھ دیر انھیں برستے رہنے دے

علاقے کو دید کے لیے بنائے رکھ

بھوک زدہ لوگوں کی جان میں جان آئے

چونکہ ہمیشہ جنگل ان کا مسکن رہے

درخت و باغ سر سبز و شاداب رہیں

کہاں ہیں وہ لوگ اور گھوڑے

قدوقامت اور طاقت ور وجود

دشمنوں کے لیے غصیلے اور تند خو ہوتے ہیں

آبشاروں کی طرح زور آور

نرم لہجے میں بات کرنے والے

گزشتہ قصے اور گزرے زمانے

پرانی کہانیاں اور بہت سی باتیں

ہر روز بارش اور پھوار

ندی نالوں میں طغیانی

ہریالی اور حسین نظارے

جوانوں کے اچھے گھوڑے تھے

خوشحالی کی بہت سی کہانیاں

ہر روز ندیوں کا شور

طاقت ور جانوں کی بہتات تھی

بیلوں کے پاؤں کھول دیئے

کم بین لوگوں کا دور آ گیا

کم ظرف لوگوں کا غلبہ ہے

میزان ان کے ہاتھوں میں ہے

پہلے کھنڈاوت کی نذر ہوں

اے دل دکھوں کی کہانیاں بھول جا

میں کافی دلگیر ہوں

مکار اور راتوں کو مویشی چرانے والے

صحرا کے سیہ اور سرخ نیولے

جوان تالیاں بجا کر ہنستے ہیں

ہلے ہلے کھیلتے ہوئے

اپنے طاقت کے بل پر

دست و گریباں ہو جاتے ہیں

یٰ☆ء

آیئے بھائی دوست اور اغیار

آیئے بھائی ، دوست اور اغیار

شعر کے الفاظ سنو

زیادہ تر بکریوں اور مویشیوں سے لگاؤ ہے

شام کو دلچسپ خبریں لاتے ہیں

اپنے بازو اور پرواز میں سمٹے ہوئے

اپنے رومال میں لپٹے ہوئے

شاہی محل یعنی دل میں محفوظ

کئی سالوں تک دل میں پڑے

بعض انھیں سونا اور موتی سمجھتے ہیں

کچھ کہتے ہیں کہ خام خیالی اور جھوٹ ہیں

شرم و حیا کو ہم نے بُرے حال میں دیکھا

جس طرح کسی بقال کو لوٹا گیا ہو

ننگے سر اور چھتیڑوں میں

ننگے پاؤں اور سخت تلوے سمیت

توے اور کال کی طرح کالے

مصیبتوں سے ہانک کر گھر سے نکالا گیا

جان کے در پے دشمنوں نے

تو اگر حیا ہے تو میں بھی جوانسال ہوں

دشمن کے گھر کو تہ و بالا کر دوں

ایک بار آگ لگا کر راکھ کر دوں

راہرو ہر جگہ خبر پہنچا دیں

دنیا میں دھند چھا گئی

یہ حیا مصیبتوں میں پڑ گئی

لوگ بے حیائی کے ساتھ جڑ گئے

ہنس کر ایک ہی دسترخوان پر کھاتے ہیں

بے حیائی مکارانہ چال کے ساتھ

دل کی گہرائیوں میں رچ بس گیا

آدمیوں کے جسم کی تمام اعضا کے ساتھ

بُرے لوگوں کے آنکھوں سے حیا جاتی رہی

پھر لٹ پٹ کر واپس ہوا

اپنی کمر کو باندھے ہوئے اور پیدل

وطن کو اسی حالت میں چھوڑ کر

محل ، بنگلے اور سرکاری مکانات

سنگلاخ پہاڑوں پر بسیرا کیا

دشمن کی میراث کھا کر ہنستے ہیں

اب حسین حیا مغموم بیٹھا ہوا ہے

دل کافی تفکرات کی وجہ سے مغموم ہے

تھک ہار کر بھوری گھوڑی روک دی

خوراک نہ ملنے کی وجہ سے ست اور کمزور ہے

بے حیائی پسپا ہو کر اندھی ہو چکی

اچھل کود کر کھاپی کر گور خور کی طرح فربہ ہے

ڈھور ڈنگروں کی طرح عقل اور سوچ سے عاری ہے

بے وقوف بیل کی طرح زور آور ہے

پگڑی رکھدی اور بکواس پر زور ہے

ظاہر ہے کہ کم اصل اور حرام خور ہے

اچھے آدمی پر بے حیا ناراض ہے

جس طرح صحابہ کے بڑے دشمن تھے

حیا بہت نحیف اور کمزور ہے

بے حیائی تنومند اور زور آور ہے

درخت کی طرح اس میں شاخیں نکلیں

ناپاک درندے کی طرح پڑا ہوا ہے

دل کی نالیوں میں جگہ بنالی ہے

اور دل کو تاخ تاخ کر دیا

آخر کار مجھے اس کا احساس ہوا

ایک مرتبہ سب سے ملنے آیا

دشمن حملہ آوروں نے روند ڈالا

وہ غریب گر کر پھر سنبھل نہ سکا

میری رائے اور دانست کے مطابق

بے حیائی جوان جبکہ حیا عمر رسیدہ ہے

ایسے ضرب لگے کہ خون میں لت پت ہو گیا

علاقہ چھوڑ کر وطن سے دور

لوہے کہ سلاخ اور زنجیروں میں جکڑا ہوا

بے حیا چوٹی پر برا جمان

خنزیر کی طرح آزاد ہے

منہ میں تین تیز دانت ہیں

جس طرح سیہہ کے جسم پر تیز دھار کانٹے

چھپ چھپا کر معزز حیا وہاں سے نکلا

دیکھتا ہے کہ آگے قسمت میں موت ہے

بے حیائی کی گویا شادی ہے

وہ عزتوں کا رکھوالا حیا کسے یاد ہے

حیا شام ڈھلے کوچ کر گیا

سامان اور بوریا بستر لپیٹ کر

اچھل کر علاقائی حد پھلانگ گیا

یہاں سے اسے مصائب کا خطرہ تھا

ٹھوکر کھاتے ہوئے بیل کی طرح دھاڑتے ہوئے

حیا کو کھائی میں گرا دیا

اپنی حیثیت کے اندر ہر ایک کو جلن ہے

بے حیائی نے سیر ہونے کے بعد

چھلنی کٹورے میں گدھی کا دودھ دوہا

توے سے اپنا منہ کالا کیا

اونٹ کی طرح دانت پیستا رہا

بھاگ کر آنکھوں سے حیا چھین لیا

جس طرح کسی چیز کو صابن سے دھویا جاتا ہے

ہم نے اپنے ذہن سے یہ گمان کیا

گدھ خصلتوں نے گھر کو اکھاڑ دیا

اب بے حیائی کی بادشاہی ہے

ایسے جئے کہ دوسری بار جوانی کی خوشی

ہنسی مذاق اور مدہوشی ہے

آستین چڑھا کر تیار ہے

آپس میں لڑنے کا ارادہ ہے

گویا لڑائی کی وجہ گرد اڑنے والی ہے

ہاتھا پائی اور مسخری ہے

اگر آنکھ بچ جائیں تو بہتر

یہی ہے بے حیا تیری بے حیائی

چہرے کا ظاہر ہونا خطا ہے

ان کے کام ہیں ناروا

جھوٹ فریب اور دل میں دھوکہ

ناجائز قتل اور غارت گری

ہر جگہ ظلم کی داستان ہے

ہر بات سے ناانصافی عیاں

وہ جانے اور اس کا کردار

واہ بے حیا تیری بے حیائی کہ تیری دشمنی حیا سے ہے

حیا سے چہرہ منوّر ہوتا ہے

آنکھوں کے لیے دوا کا کام دیتا ہے

اگرچہ مفلس اور نادار ہے

حیا کے لباس میں ملبوس ہے

کسی کے خلاف مدعی نہیں ہے

دیکھتا ہے کہ یہاں ہر چیز پرائی ہے

نیت اور ایمان صاف رکھتا ہے

اپنی نگاہیں نامحرم سے بچاتا ہے

دوستوں کے لیے کھلے دل سے

تحائف اور بخشش کرتا ہے

خالصتاً رضائے الٰہی کے لیے

جسے خدا کی طرف سے امداد ملتی ہے

ہر طرف اس کی فیاضی کے چرچے ہیں

اور کوئی بات ہمیں پسند نہیں

بیٹا باپ سے الجھا ہوا ہے

بھائی بھائی کے لیے آگ اگلتا ہے

جس طرح فصل کاٹنے والی درانتی

یہی بے حیا کی چال ہے

کہیں کہیں لوگ نیک فطرت ہیں

ان سے عطر اور کستوری کی خوشبو آتی ہے

جن پر اللہ پاک راضی ہو

آنکھوں سے حیا جھلکتی ہے

دنیا کے وسوسے اچھے نہیں ہوتے

اس دفتر کا دائرہ بہت وسیع ہے

جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے

ایک ساز اور بہت سی آوازیں

دل کی باتیں دل میں رہنی چاہیے

دلائل سے کام لے خالق کی توصیف کر

یہ دنیا کلمے کی برکت سے مزین ہے

ئ☆ء

من کے موج میں جوش آیا

من کے موج میں جوش آیا

میں نے بڑھاپے میں تقریر کی

بز گر اپنا حصہ لے گیا

مالکنوں نے کھیت کھنگال لیا

بعد کے متلاشی خالی ہاتھ لوٹے

ہر ایک نے اپنے تیئں کوشش کی

اسی راستے پر واپس لوٹا

پرندے کی طرح زمین کو کھنگال ڈالا

کنگھالنے کے بعد یہ اشعار کہے

تو کیا تیری حقیقت کیا

جب حکم الٰہی آتا ہے

فرشتہ اجل سر پر آ جاتا ہے

شیر کی طرح دھاڑتا پھرتا ہے

بھرپور وار کرتا ہے

حملہ آور دن کو چاروں طرف پھرتے ہیں

طبل جنگ بجتا ہے

پھر کر سب قتل کرتے ہیں

یکے بعد دیگرے تباہ کر دیتے ہیں

پھلوں نے چن کر اُٹھا لیے

ویرانوں کے نشانات باقی ہیں

خدا کے در سے انصاف ہوتا ہے

میرے پاس کوئی نیک اعمال نہیں ہیں

اے خدا تیرا ہی فضل

تیرے فضل کرم سے امان ملا

بہت سے لوگ آباد ہوئے

دو دن کی زندگی گزار دی

زندگی گزار کر چلے گئے

بڑے عاقل دانا لوگ تھے

ان کی نیت نیک اور دل خالص تھا

اپنے اشعار سے خیالات کا اظہار کیا

اچھی تخم کاری کی

آنے والوں کے لیے کیا چھوڑا

زمین کریدنے کے لیے بیٹھ گیا

بکریوں کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں

دن کو محنت کرتا ہوں

محنت کر کے تھوڑا سا کما لیتا ہوں

انتہائی نحیف و کمزور ہوں

کاٹتے وقت یہ معلوم ہوا

روح میں کچھ چکر آیا

پہاڑ گھومنے لگے

پھر دوست کا در دیکھا

سلطان سخیوں کا بادشاہ

تو ہر جگہ نامور ہے

تیرے لب شیرین اور ان میں مٹھاس ہے

ہر ایک مسرور ہو جاتا ہے

بادل برسنے کے لیے تیار ہیں

چلو گل و گوہر برستے ہیں

جلد گل و گوہر اکٹھے کیے

دونوں آنکھیں جما لیں

دیکھنے سے اثر ہوا

اپنی جان قربان کر دی

اب دوسری راہ اختیار کی

انسانوں کو انسان کی قدر نہیں

دولت بے لحاظ ہوتی ہے

طاقت ور کو کوئی خوف وخطرہ نہیں

بخشش میں قیمت کوئی معنیٰ نہیں رکھتا

عشق میں جان کی خبر نہیں ہوتی

مدہوش اور نمناک آنکھیں

خاموشی سے دربار میں پھرتا ہے

جوش روح کے تحت ہوتا ہے

عاقل کو ہر چیز کا علم ہوتا ہے

قسمت والے گھر خوشحال ہوتے ہیں

دولت لباس ہوتی ہے

بے مال لوگ حریص ہوتے ہیں

بوڑھے کو کوئی پسند نہیں کرتا

دنیا کی کہانی مختصر ہوتی ہے

آغاز و انجام جڑے ہوتے ہیں

ہر چیز عیاں ہے

کچھ اونچ اور کچھ نیچ

کوئی ماں ہے تو کوئی باپ

کوئی بادشاہ ہے اور کوئی رعیت

کوئی پیر ہے تو کوئی فقیر

کچھ پھول ہے تو کچھ بھنورے

ہر ایک دوسرے سے مختلف

دل کہتاہے ایسا حشر کردے

کذب و ریا سے ہر گز کام نہ لے

ہر وقت کچھ مانگتا ہی رہتا ہے

شکم سیر ہونے کے بعد کچھ نہ کھا

بکروں کی طرح مت پھر

کمزور پر طاقت استعمال نہ کر

جان بوجھ کر خطرے میں نہ کود

گھر کے دروازے پر کانٹے اچھے نہیں

کہیں پگڑی ان میں الجھ نہ جائے

شیطان کی حرکتوں نے برباد کر دیا

قبر تک پہنچا دیتا ہے

ٹھوکر مار کر اسے بھٹکا دیتا ہے

پہلے دن کا کیا حکم ہے

پہلے کیا بات کی

طویل منزل اور لمبا سفر

اپنے اعمال ساتھ رکھ

جیسے بوؤ گے ویسا کاٹو گے

تیرا آخری ٹھکانہ قبر ہے

کونے میں آگ بھڑک رہی ہے

یہودیوں کے کلیجے جل جائیں گے

کافروں کے کالے سر بھی جل جائیں گے

بے شک وہاں تڑپتے رہیں گے

پاک خدا اور پیغمبرؐ

تمھارے لیے دین کا دروازہ کھلا رکھا

خیر البشر خود شافعی ہوگا

مضبوطی سے کمر باندھ لی

خود آگے اور فقیر پیچھے

بہشت کے مزیدار باغ اور پھل

حوض کوثر کے شہد اور شکر

ایک مؤمن کے لیے سترّ حور

جوانسال تجھے اجر ملے

کلمے کی مٹھاس کے کیا کہنے

ئ☆ء

آج کا ہان سے بادل آتے ہیں

آج کاہان سے بادل آتے ہیں

کیچ اور سرسبز مکران سے

مسلسل جمع ہو کر آنا شروع کریں

وہاں برس جہاں پانی نہ ہو

بادلو اپنی خوبصورت پھوار گراؤ

دلہن کی شادی کے خیمے کو بھگو دو

میرے زرہ بکتر کو بھگو دو

زیب تن ململ کے لباس کو بھگو دو

دوپٹہ اور موتیوں سے مزین لباس کو

چمکتی دمکتی پوشاک کو

دور تک مار کرنے والی بندوق کو بھگو دو

کالے خوذ اور پوش کو بھگو دو

گھوڑے کے زین اور حملے کے سامان کو

گھوڑے کے سیتاپور کے اردک کو

گھوڑے کے چوڑے سینے کو

میرے لیے کم سن سواری آ گئی

بہنوں نے دلہن کو اپنے ہاتھوں سے سجایا

ہاتھوں پر مہندی لگائی گئی

کیچ کے مسواک سے ہونٹوں پر لالی لگائی گئی

گلا نو لکھا قیمتی ہار سے جڑی ہوئی

انمول طوق کا حسن اسے دوبالا کرتا ہے

تین تعویز تیرے رخ زیبا کے محافظ ہیں

لعل و موتیوں سے مزین ناک کی نتھ

منہ میں موتیوں کی طرح جڑے دانت

جلتی ہے تو بھینی خوشبو بکھیرتی ہوئی

شال جیسے چودھویں چاند اوڑھے ہوئے

دلہن کے آنسو قطرے بن کر ٹپکتے ہیں

اپنی جیغ اور تمھاری لنگی تک

تیل اور مٹی کے کٹورے لے جاتے ہوئے

بھائی آنسوؤں کے برسات بہاتے

خوشبوؤں کی بند شیشیاں لاؤ

قیمتی کپڑوں کے تیرے لباس

ہرات کے ململ و ریشمی کپڑے

برادری آپس میں مشاورت کر رہی ہے

گندم کی فصل بہت اچھی ہے

پہاڑ کا آدمی عزت وشان والا ہے

سب مجھے کہتے ہیں کہ تیرا جانا بہتر ہے

اناج لاؤ گے تو سال کا گزارا ہوگا

اوپر چٹان اور بلند پہاڑ ہے

ان کی چوٹیاں آدھے آسمان تک ہیں

خراسان کی سرحد کی طرح سرد ہے

کمزور لوگوں کے لیے چڑھنا دشوار ہے

ٹھوکر کھا کر گر جاؤں تو کیا عزت

بچے ہنسیں گے تو پریشان ہوں گا

چاک کے زمانے کی مثال اچھی ہے

گوشت اگر مہنگا ہے تو صبر سستا ہے

پتھر اپنی جگہ پڑا رہے تو بہتر ہے

یؔ☆ء

زندگی ہمیشہ کے لیے نہیں ہے

زندگی ہمیشہ کے لیے نہیں ہے

دولت امیر آدمیوں کے پاس

طاقت ور اور جوانی کا زمانہ

دوبارہ ہاتھ نہیں آتے

منہ میں دانت ہیں تو بندہ بے فکر ہے

خوراک ذائقہ دار ہے

منہ میں دانت نہ ہو تو

بیتسی نہیں رہتی ہے

پوپلا منہ چلاتا ہے

صبح سے لے کر تاریک رات تک

بڑی مشکل سے پیٹ بھرتا ہے

ئ☆ء

عقل اس دن چلی گئی

عقل اس دن چلی گئی

جب دشمن سے دوستی کی

اس وقت سے آدم کے خلاف ہے

راستہ چھوڑ کر رخ جنگل کی طرف ہے

لالچ و حرص سے کئی جتن کیے

حساب لاکھوں تک پہنچ گیا

فیاضی چھوڑ کر کنجوسی اختیار کی

ہر ایک اپنے حساب میں برابر ہے

زیادہ وقت گزر گیا اور کم باقی رہ گیا

آخری ٹھکانے کے قریب آ گئے

اس منزل کی تیاری ہے

کاش ساتھیوں سے پہلے چل بسوں

ابھی تک باہر کی ہوا لگ رہی ہے

پتہ نہیں ہے کہ کب تک

خبیثوں سے یاری کر لی

بھاری بوجھ اُٹھا لی

اپنے سر پر اُٹھا کر لے جائے گا

جوانسال غریب کیا اٹھا سکتا ہے

تنگ قبر سے خوف آتا ہے

منکر نکیر پوچھ گچھ کے لیے آجائیں گے

شیر کی طرح چیر پھاڑ دیں گے

زور آور کی طرح جھنجھوڑیں گے

پھر یہ پوچھیں گے

تمھارا خدا کون اور تمھارا نبی کون ہے

ئ☆ء

دنیا میں خوشی سے جی لیتاہوں

دنیا میں خوشی سے جی لیتا ہوں

خدائی قدرت کے رنگ دیکھتا ہوں

سخت پہاڑوں پر چیتے ہیں

اچھلتے دریا ہیں اور نمکین سمندر

تیرے حکم سے آسمان پر بادل آتے ہیں

بادل بارش کی جھڑی اور گرج

آسمان کی بجلی گویا چاروں طرف دمکتی ہے

رات کو ہر جگہ روشنی بکھیرتی ہے

اپنے پیچھے رحمت چھوڑ دیتی ہے

چاہنے والے اپنا حصہ لیتے ہیں

یہاں تیرے پاس قدرت اور دولت کی کمی نہیں

دن رات باری باری آتے ہیں

آسمان کے عرش پر فرشتے ہیں

نہ ملک الموت دیکھے نہ موت آئے

کھانے پینے سے بالکل آزاد

وہاں بیٹھ کر تیرا ذکر کرتے ہیں

تیرے احکامات پر جلدی عمل ہوتا ہے

تمھارے بھیجے ہوئے بڑے طاقتور ہوتے ہیں

جو بات نکلتی ہے تمھیں پہلے معلوم ہے

تیرے قاصد یعنی فرشتے جلدی لے جاتے ہیں

سوا لاکھ پیغمبر بھیجے

بڑے لوگ اور اچھے سربراہ

فقیر مؤمن گویا پھول اور جواہرات

تیرے نور آنکھوں کے سامنے ظاہر ہیں

کچھ بد ترین کافر ہوتے ہیں

جو رسول کے بتائے ہوئے راستے سے باہر ہوتے ہیں

بہت سے بے عقل گویا کالے گدھے

جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں

کتابت کے لیے خادم ہیں تیرے پاس

ایک انسان کے لیے دو فرشتے مقرر ہوئے

ہزاروں کے حساب سے حشرات ہوتے ہیں

فرشتے ، چیونٹی ، مچھلی اور مگرمچھ

تیرے پرندے بلندیوں پر محو پرواز

آپ کے در صد گنج سے کھاتے ہیں

موسم برسات میں کالی سرمئی گھٹائیں

آسمان سے بارش کی جھڑی لگ جاتی ہے

بارش کے بعد بارش کا پانی رواں ہوتا ہے

گڑ اور شربت جیسا میٹھا

فصلات سرسبز اور درخت برگ بار

وہاں موسم بہار مشک کی خوشبو مہک اُٹھتی ہے

اپنے گناہوں میں ڈوبا ہوں

دن رات کی بُرائیوں کی وجہ سے

گنہگاروں کو تو ہی معاف کرتاہے

سینکڑوں اور لاکھوں کے حساب سے

غریب جوانسال خلوص دل سے عرض کرتاہ ہے

میں نے پاک گلی کا نظارہ کیا

نیک علما سے دعائیں منگوائیں

رسول کی کچہری میں شرمندہ ہوں

عمر غفلت میں گزاری ساری

شعر و فکر سے بدن معمور ہے

خیالات نے تیرا روپ دھار لیا

اچھے لوگوں نے دوست رکھ کر دل میں جگہ دی

محمدؐ سارے نبیوں میں نامور ہے

آنے والوں کو بھی قرآن اور کلمہ نصیب ہو

یؑ☆ء

مکار درویش

شیوں (درویشوں) نے شیطانی وطیرہ اختیار کرلیا

حاجتمندوں کے سامنے ساز پر سر دھنتے ہیں

پانی پر جھوٹ موٹ کا دم کرتے ہیں

گھروں سے باہر آوارہ گردی کرتے ہیں

کوزہ (لوٹا) کے ساتھ یاری گانٹھ لو

کوزہ جسم و جان کو پاک رکھتا ہے

عبادت کے لیے مسجد لے جاتا ہے

اچھائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے

ئ☆ء